اسلامی اقدار کا نقیب

# ترجمانِ اسلام

لاہور

نگرانِ اعلیٰ

مولانا مفتی محمود

18/48

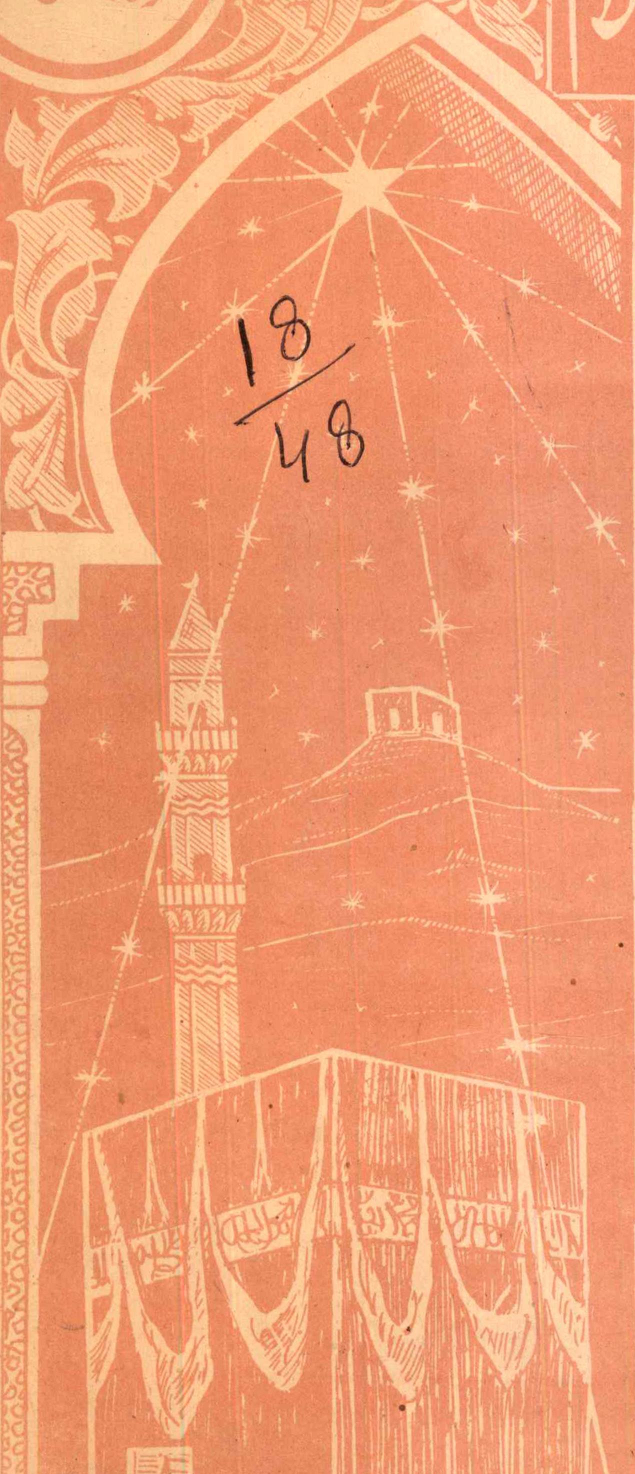

## عید الاضحیٰ

کے مبارک موقع پر جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن جمعیۃ کے بیت المال کو مضبوط کرنے کے لیے تمام ملک میں چرمہائے قربانی یا ان کی قیمت جمع کرنے کی کوشش کریں۔ کھالوں کی رقم جمعیۃ کے مرکزی دفتر چوک رنگ محل کے پتہ پر ارسال کریں۔ آپکی یہ تگ ودو نفاذ شریعت کی مہم کا حصہ ہے۔

(مولانا) محمد عبداللہ درخواستی ام

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔

# مدرسہ خدام القرآن رجسٹرڈ

## جلہ جیم تحصیل میلسی ضلع ملتان

عرصہ بیس سال سے اپنے مخصوص معیار کے مطابق تحصیل میلسی ضلع ملتان میں تدریسی، مذہبی اور اشاعتی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ مدرسہ کو حضرت درخواستی مدظلہ، حضرت مولانا بنوری اور حضرت مفتی محمود جیسے اکابرین کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے

**مدرسہ میں:** عربی، فارسی، وفاق المدارس کا ابتدائی درجہ اور قرآن مجید حفظ و ناظرہ بالتجوید اور درجہ پرائمری کی تعلیم چھ قابل اساتذہ کی زیرنگرانی دی جاتی ہے۔ بیرونی طلباء کے طعام و قیام کا انتظام ہے۔ مدرسہ کا سالانہ بجٹ ۳۵ ہزار ہے جو محض توکلاً علی اللہ اور مخیر حضرات کے تعاون سے پورا کیا جاتا ہے۔ مخیر حضرات سے **اپیل** ہے کہ اپنے صدقات، خیرات، زکوٰۃ اور چرم ہائے قربانی یا قیمت سے مدرسہ کی اعانت فرمائیں۔

خادم الطلباء (مولانا) غلام محمد مہتمم مدرسہ خدام القرآن رجسٹرڈ جلہ جیم تحصیل میلسی ضلع ملتان

---

# مدرسہ عربیہ باب العلوم رجسٹرڈ

## کہروڑ پکا ضلع ملتان

جو:

**شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب زید مجدہٗ**

سابق مدرس اعلیٰ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ کی زیر صدارت چل رہا ہے۔

دور جدید کی تین سالہ عظیم کامیابی کی وجہ سے امسال دیگر علوم تفسیر، فقہ، اصول فقہ، صرف نحو منطق کے ساتھ ساتھ دورہ حدیث شریف بھی شروع کر دیا گیا ہے جس کے لیے نو قابل ترین محنتی اساتذہ تعلیم و تربیت میں تندہی سے مصروف ہیں اور ۱۷۵ طلباء جن کے طعام، رہائش، کتب، وظائف وغیرہ مدرسہ کے ذمہ ہیں جن کا سالانہ خرچ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے سے زائد ہے۔ آٹھ سو من گندم چھ سو من ایندھن کا خرچ اس کے علاوہ ہے۔ اس لیے مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ اپنے صدقات، زکوٰۃ، عطیات خصوصاً چرم ہائے قربانی یا ان کی قیمت سے مدرسہ کی اعانت فرما کر کار خیر میں حصہ دار بنیں۔

الداعی: شیخ غلام محمد عباسی مہتمم مدرسہ عربیہ باب العلوم رجسٹرڈ کہروڑ پکا ضلع ملتان

---

# مدرسہ عربیہ رشیدیہ محبت پور تحصیل میلسی ضلع ملتان

عرصہ تیس سال سے دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے

**جس میں** قرآن کریم حفظ و ناظرہ قرارت کے علاوہ موقوف علیہ تک کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ بیرونی طلباء کیلیے قیام و طعام کا مناسب انتظام ہے۔ مدرسہ میں چار قابل ترین اساتذہ پڑھا رہے ہیں۔ تقریباً ۱۵۰ مقامی و بیرونی طلباء زیر تعلیم ہیں

مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور چرم ہائے قربانی یا اس کی قیمت سے مدرسہ کی اعانت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

(مولانا) **خدا بخش** مہتمم مدرسہ عربیہ رشیدیہ محبت پور تحصیل میلسی ضلع ملتان

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۴۸
جمعۃ المبارک ۱۲ دسمبر ۱۹۷۵ء ۷ ذی الحجہ

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

رئیس الادارہ
اکرام القادری

مجلس ادارت
مولانا سعید احمد رائے پوری
سید مطلوب علی زیدی
عمیر الہاشمی

★ ★

بدل اشتراک
سالانہ ——— ۳۸ روپے
ششماہی ——— ۱۹ روپے
سہ ماہی ——— ۹/۵۰ روپے
فی پرچہ:
۷۵ پیسے

اداریہ

اکرام القادری

# عید قربان

اسلام نے مسلمانوں کو جہاں اور بے حد وبے شمار اور لاتعداد لاتحصیٰ نعمتوں سے مالا مال کیا ہے۔ وہاں سال میں دو مسرت عیدوں سے بھی نوازا ہے۔ عید الفطر اور عید قربان۔ یہ دونوں عیدیں خداوند قدوس کے جلال وجمال کی مظہر ہیں

عید قربان کی مبارک ومسعود ساعتوں میں خدائے بزرگ وبرتر کی شان اجلال کا مکمل مشاہدہ امر مخفی نہیں۔ اس موقع پر اکناف عالم میں بسنے والے مسلمان اپنے پالنہار کی محبوبیت حاصل کرنے کے لیے خنداں وفرحاں مقدس خون بہاتے ہیں۔

عید قربان خدا کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فقید المثال ایثار کی انمٹ یادگار ہے. جو تاقیام یوم النشور قائم رہے گی۔ اللہ کے اس پاک باز، اَوّاہ وحلیم بندے نے عبودیت وفدویت کا جو مظاہرہ اپنی متاع عزیز کو خدائے سمیع وعلیم کی بارگاہ میں پیش کرکے کیا ہے، اسے انسانی تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی —— !

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے لخت جگر اور پارہ دل کو اللہ کے پاک نام پر ذبح کرنے کے لیے چلتے ہیں تو مردودِ ازلی نے دامِ ہمرنگِ زمین بچھا کہ حضرت ابراہیمؑ ایسے برگزیدہ اور اولوالعزم رسول کو جادۂ حق اور راہِ مستقیم سے باز رکھنے کے لیے لاکھ جتن کیے اور ہزار پاپڑ بیلے، مگر فرستادۂ حق کے عزم وارادے میں ارتعاش وتزلزل نہ پایا۔ کبھی اسماعیلؑ کی بھولی بھالی صورت اور معصومیت کا سوانگ رچایا اور کبھی شفقتِ پدری کا واسطہ دے کر آپ کے محکم عزم اور پختہ ارادے کو توڑنا چاہا، مگر ایک نہ بن آئی اور راہ فرار اختیار کی۔

چشم فلک نے ایسا عدیم النظیر نظارہ شاید ہی دیکھا ہو کہ باپ اپنے بیٹے کو اللہ کے حکم کی تعمیل میں قربان کرنے کے لیے تیار ہو جائے اور بیٹے سے استفسار پر فرمانبردار بیٹا پیکر تسلیم ورضا بن کر "انشاء اللہ من الصابرین" کی صدائے جاں گداز اور نعرۂ کیف آور بلند کرے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اس سنت میں عبرت وموعظت اور غور وفکر کی بے نہایت داستانیں موجود ہیں، مگر دیدۂ عبرت نگاہ کی ضرورت ہے۔ بعض کج فہم اور کور باطن اس واقعۂ عظمیٰ اور آیتِ کبریٰ کو مادیت ونیچریت کی آنکھوں سے دیکھ کر ضیاع مال وجان کی پھبتی کسنے سے نہیں چوکتے، ان خفاش چشم مفکرین کو اگر بچت کا کوئی پہلو نظر آتا ہے تو وہ صرف اس سنت پر عمل کرنا ہے۔ ملک کی معیشت کو سنبھالا دینے کے لیے ان ماہرین معاشیات وشماریات کو اگر کوئی چیز سوجھتی ہے تو وہ یہ کہ ہر سال قربانی کے جانوروں پر لاکھوں روپے ضائع ہونے سے بچایا جائے۔

ان بزعم خویش مدبرین کے ذہن میں یہ سیدھی سچی بات آ ہی نہیں سکتی کہ ہم اپنے ناجائز اور سراسر ناجائز اخراجات میں کمی کر کے ملکی معیشت کو سنبھالا دیں۔ وہ کروڑوں روپیہ جو محض آسائش وتعیشات پر ثقافت وتفریح کے نام سے ضائع کیا جا رہا ہے۔ اس کے خلاف یہ ملک کی ناؤ کے کھویا بھولے سے بھی خفیف سی آواز نہیں اٹھاتے۔ ظاہر ہے کہ آپ اپنے دام میں آنے کا خوف ان کم سوادوں کو منقار زیر پر رکھتا ہے۔

عید قربان کی مناسبت سے آخر میں ہم برادران وطن کی خدمت میں مؤدبانہ

پریمیئر پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا

گذارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے گردوپیش بھی دیکھیں ملک کی حالت کسی سے پوشیدہ نہیں موجودہ حکمران طبقہ نے ملکی معیشت کو ڈانواں ڈول کر دیا ہے اور من مانیوں کے ذریعہ آئین ایسی مقدس متفقہ دستاویز کی مٹی پلید کر رہا ہے۔ طرّہ یہ کہ غلطیوں کے اعتراف کی بجائے دھونس اور دھاندلی کی راہ پرپیچ و پرخطر اپنائے ہوئے ہے جو نہ صرف حکمران طبقہ کے لیے ضرر رساں ہے بلکہ ملک و قوم کو تہہ و بالا کر دینے والی ہے۔

ان حالات میں ہم برادران وطن سے یہی گذارش کر سکتے ہیں کہ وہ قربانی و ایثار سے کام لے کر ان لوگوں کی رہنمائی میں میدان عمل میں آئیں جو آمریت و فسطائیت کے اندھیاروں میں صدائے حق کی جوت جگا رہے ہیں۔ یہ ہم سب پاکستانیوں کا فرض ہے کہ ہم اپنے ملک اور اپنی قوم کو ظالم ہاتھوں اور برہنہ گفتاروں سے بچائیں۔ ملک مزید کسی تجربہ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس موقع پر ہماری معمولی سی غفلت و تساہل بہت بڑی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔ خدا ہم سب کا حامی و ناصر ہے اور خوف ایک ایسی لعنت ہے جو بن مارے قوموں اور افراد کو مار دیتا ہے۔

ادارہ ترجمان اسلام کی طرف سے محترم قارئین کی خدمت میں عید مبارک

قربانی کی کھالوں
کا بہترین مصرف!
مدرسہ اسلامیہ
احسن المدارس رجسٹرڈ
خانیوال
المشتہر
چوک بلاک ۱۔ خانیوال

تعطیلات عید کی وجہ سے آیندہ شمارہ شائع نہیں ہوگا (ادارہ)

## ضروری ہدایات

اپوزیشن کے پارلیمانی کنونشن کے فیصلے کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام کے تمام ارکان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ موجودہ حکومت کے سیاہ دور اقتدار کے چار سالہ اختتام پر ۱۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو یوم احتجاج منائیں۔ تمام کارکن اپنے مکانات پر سیاہ پرچم لہرائیں اور بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھیں۔ جمعیۃ کے دفاتر پر بھی سیاہ پرچم لہرائے جائیں اور عام لوگوں کو بھی اس طرف راغب کریں۔

مفتی محمود ناظم اعلیٰ جمعیت
علماء اسلام پاکستان۔

**بذل المجہود شرح ابوداؤد**

عربی رسم الخط میں مکمل طبع ہو رہی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| بذل المجہود | جلد اول | ۶۰/ روپے |
| " | جلد دوم | ۶۰/ روپے |
| " | جلد سوم | ۴۵/ روپے |
| " | جلد چہارم | ۶۰/ روپے |

ناشر مکتبہ قاسمیہ چوک فوارہ ملتان۔

کھروڑپکا میں
عمدہ کھانوں کا
واحد مرکز!
شادی بیاہ اور تقریبات میں آرڈر پر معیاری پکوان تیار کرنے کا خاص انتظام ہے علاوہ ازیں ہر قسم کے عمدہ، مزے دار سٹھرین کھانے اور لذیذ چائے ہر وقت دستیاب ہیں
حاجی ہوٹل چوک بخاری کھروڑپکا

ان الدین عند اللّٰہ الاسلام
اور
نظام شریعت
کے دیدہ زیب بیج محدود تعداد میں تیار کیے گئے ہیں ــــ فوراً حاصل کریں۔
قیمت ایک روپیہ، کمیشن فی صد ۲۵ روپے
محمد کمال الدین معرفت کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

تاریخ علم النحو اور
چار سو علماء نحو کے حالات!
اس میں لفظ علم کی تحقیق، لفظ نحو کی تحقیق، موجد علم نحو، ایجادِ علم النحو کے اسباب، طبقات نحات اور تاریخ علم الصرف کا ذکر ہے۔ قیمت بارہ روپے
ناشر:
مکتبہ قاسمیہ چوک فوارہ ملتان

مدرسہ عربیہ اسلامیہ چوہڑکانہ
گیارہ سال سے تدریسی خدمات انجام دے رہا ہے۔ مدرسین و عملہ کی تعداد سات ہے۔ بیرونی طلباء ۳۸ ہے جن کی جملہ ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔ کل طلباء ۲۲۵ ہیں درس نظامی کی مخصوص تعلیم کے ساتھ تعلیم بالغاں بھی جاری ہے۔ ذہین طلباء کیلیے داخلہ جاری ہے مسجد زیر تعمیر ہے۔ زکوٰۃ صدقات خیرات اور چرم ہائے قربانی سے مدرسہ کی اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔
مولانا محمد یعقوب ربانی مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ محلہ درس والا منڈی چوہڑکانہ شیخوپورہ

خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب جامع مسجد رحمانیہ
قلعہ گوجر سنگھ لاہور

# مسائلِ قربانی وعید الاضحیٰ

## تکبیراتِ تشریق :

عرفہ کے دن (نویں تاریخ ذی الحجہ) کی فجر کی نماز کے بعد تیرھویں تاریخ کی عصر تک پانچ یوم ہر اس شخص پر جو فرض نماز پڑھ چکا ہے فوراً تکبیرات کہنا واجب ہے۔ امام مقتدی اور تنہا فرض پڑھنے والا مقیم ہو خواہ مسافر، مرد ہو خواہ عورت، شہری ہو یا دیہاتی سب پر واجب ہے۔ اگر امام بھول جاتے تو مقتدی نہ چھوڑے۔ تکبیراتِ تشریق یہ ہیں :

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ
الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر
وللہ الحمد۔

۲ عید الاضحیٰ کے روز مستحب ہے کہ نمازِ عید سے پہلے کچھ نہ کھائے۔

۳۔ تکبیراتِ تشریق بلند آواز سے کہتا ہوا نمازِ عید ادا کرنے کے لیے جائے۔

## نماز کا طریقہ

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عید کی نماز کی نیت کر کے۔ پھر تکبیر تحریمہ امام کے ساتھ کہہ کر ہاتھ باندھ کر سبحانک اللّٰھم آخر تک پڑھے۔ پھر تین دفعہ تکبیرات اللہ اکبر کہے۔ ان میں ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھائے اور چھوڑ دے، تیسری تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر امام آہستہ اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر بلند آواز سے قرارت کرے۔ یعنی فاتحہ اور سورۃ پڑھے۔ پھر جب دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو بسم اللہ کہتے ہوئے فاتحہ اور سورت پڑھے۔ اس کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر تکبیر میں ہاتھ اُٹھائے اور چھوڑ دے۔ پھر چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع کرے۔ ہر تکبیر کے بعد تین تسبیح کی مقدار کا وقفہ کرے۔ عید کی نماز سے فارغ ہو کر تکبیراتِ تشریق کہنا بھی جائز ہے۔ پھر امام خطبہ پڑھے دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے۔ عیدین کے خطبہ کا سننا بھی نہایت ضروری ہے۔ چاہیے کہ لوگ اپنی اپنی صفوں میں خاموشی کے ساتھ بیٹھیں رہیں —

## مسائلِ قربانی

جب قربانی کا جانور قبلہ رُخ لٹا لیا جائے تو پہلے یہ دعا پڑھے :

انی وجھت وجھی للذی
فطر السمٰوات والارض
حنیفا وما انا من المشرکینْ
ان صلاتی ونسکی ومحیای
ومَمَاتی لِلّٰہ ربّ العالمینْ
لاشریك له وبذالك امرت
وانا من المسلمین اللّٰھم منك
ولك اور پھر بسم اللہ اکبر۔

کہہ کر ذبح کرے۔ اس کے بعد قبولیت کی دعا مانگے۔

**مسئلہ** : جس پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے، ورنہ نہیں، لیکن اگر پھر بھی کر دے تو بہت ثواب ہے۔

**مسئلہ** : مسافر پر قربانی واجب نہیں۔ بقر عید کی دسویں تاریخ سے بارھویں تاریخ کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے، لیکن افضل بقر عید کا دن ہے۔

**مَسئلہ** : عید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں۔ جب لوگ نماز پڑھ چکیں تب کرلیں۔ البتہ گاؤں میں نماز فجر کے بعد بھی قربانی کرنا درست ہے۔ عید کے دن صبح صادق ہونے کے بعد بھی گاؤں والوں کی قُربانی صحیح ہے۔

**مسئلہ** : اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔ اگر ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو کسی اور سے ذبح کروا لے اور بہتر یہ ہے کہ ذبح کے وقت جانور کے پاس کھڑا ہو جائے

**مسئلہ** : قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے۔ اولاد کی طرف سے واجب نہیں۔

**مسئلہ** : بکری، بکرا، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی۔ اتنے جانوروں کی قربانی درست ہے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔ گائے، بھینس، اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے، لیکن کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔ صرف گوشت کھانے کی نیت نہ ہو، اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہو گا تو کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔

**مسئلہ** : قربانی کا گوشت تقسیم کرتے وقت سات آدمی اپنا حصہ تول تول کر بانٹیں۔ اٹکل، اندازہ سے نہ بانٹیں، ورنہ گناہ ہوگا۔

**مسئلہ** : بکری سال بھر سے کم کی درست نہیں۔ جب پورے سال بھر کی ہو تو تب قربانی درست ہے۔ گائے بھینس دو سال سے کم کی قربانی درست نہیں۔ اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں۔ دنبہ، بھیڑ اگر خوب موٹا تازہ ہو تو سال سے کم کا بھی درست ہے بشرطیکہ

باقی ص ۸ پر

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب مدظلہ

# عقل مند کسے کہتے ہیں؟

بیل رات دن کو بھی دیکھتا ہے، مگر اسے کوئی عبرت حاصل نہیں ہوتی، کوئی علم پیدا نہیں ہوتا اس کے قلب میں۔ اس کی آنکھ کام کرتی ہے، مگر اس کا قلب اس قابل نہیں کہ علم حاصل کرے۔ گدھے کی آواز آپ بھی سنتے ہیں بیل بھی سنتا ہے، مگر آپ دعا پڑھتے ہیں کہ یا اللہ خیر کیجیو۔ بیل کچھ بھی نہیں پڑھتا اس لیے کہ اسے ہوش ہی نہیں ہے نا عقل ہے۔ اگر انسان بھی بے عقل بن جاتے بیل ہی بن جائے تو اس کا کوئی علاج نہیں کہ انسان یوں کہے کہ میں انسان ہی نہیں رہتا۔ بیل بننا چاہتا ہوں تو یہی کہا جائے گا کہ بیل بن جا، لیکن اگر واقعی انسان ہے تو تدبر اور تفکر ضرور کرے گا۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کہ ہماری قدرت کی نشانیاں بکھری پڑی ہیں اور انسان گزرتا ہے ان کے اوپر سے، مگر عبرت نہیں پکڑتا۔ اور نہیں پہچانتا کہ اس کی بنیا دکیا ہے یہ شکایت کی اللہ تعالیٰ نے انسان کی۔ کسی جانور کی شکایت نہیں کی، کیونکہ اس میں مادۂ فہم ہی نہیں۔ جسے فہم دیا گیا، عقل دی گئی اس کا کام ہے کہ غور و فکر کرے۔

اسی لیے فرمایا کہ جتنی قدرت کی نشانیاں ہیں یہ عقل مندوں کے لیے ہیں اور عقل مند کون ہے؟ عقل مند کی تعریف کرتے ہیں کہ عقل مند وہ ہے کہ اٹھتے اور بیٹھتے، کھڑے ہوئے اور لیٹتے ذکر اللہ میں مشغول ہو، توجہ اللہ کی طرف، یا د حق ان کے دل میں۔ نمازیں کھڑے ہو کر پڑھ رہے ہیں، بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔ التحیات پڑھ رہے ہیں۔ سجدے میں جا کر سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ رہے۔ سر جھکا کر رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھ رہے ہیں، کھڑے ہوئے تلاوت کر رہے ہیں۔ نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو اللہ کے نام پر فارغ ہوتے ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہیں۔ تو اول سے لے کر آخر تک اللہ کے ذکر میں مصروف کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، جھک کر، لیٹ کر، ہر وقت اللہ کے ذکر میں۔ تو پہلی شرط یہ ہے، عقل مند کی کہ وہ اللہ کی یاد میں مصروف رہتا ہے۔ اور ذکر اللہ کے ساتھ اس میں فکر کا مادہ بھی ہو کہ اللہ کا ذکر کر کے فکر کرے کہ میرے مالک کی شانیں کیسی ہیں جس کو میں یاد کر رہا ہوں، کیا کیا اس کے کارنامے ہیں؟ کیا کیا اس کے عجائبات ہیں؟، کیا کیا اسکی صفات ہیں، کیا اس کے افعال ہیں، اس میں غور و فکر کرے تو عقل مند کے معنی یہ ہوتے کہ جس میں ذکر بھی ہو اور فکر بھی ہو۔ اگر کورا ذکر ہے، متفکر نہیں ہے تو وہ جاہل ہے اس میں غرور موجود ہے۔ تکبر موجود ہے جس کی کوئی قیمت نہیں۔ اور اگر نہایت با فکر ہے مگر ذکر اللہ نہیں تو وہ فلسفی ہے، تو فلسفی کی بھی وہاں کوئی قدر و قیمت نہیں اور متکبر ذاکر کی بھی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ قدر و قیمت اس کی ہے جو ذکر کے ساتھ فکر بھی کرتا ہو۔ اسی کو عقل مند کہا ہے قرآن نے۔

تو عقل دو چیزوں سے آتی ہے کہ ذکر اللہ ہو، غفلت نہ ہو قلب میں اور فکر ہو۔ یعنی غباوت اور حماقت نہ ہو۔ بے توجہی نہ ہو۔ بے عقلی کی باتیں نہ ہوں دونوں چیزیں جمع ہوں گی تب عقل مند کہلائے گا۔ تو ذکر اور فکر بنیادی چیزیں ہیں، ذکر سے چلا فکر اور فکر سے چلا عقیدہ جس سے اللہ کی شانیں بیان ہوتی ہیں۔

اسی لیے فرمایا کہ اللہ تو پاک ہے۔ ہر عیب سے پاک۔ مخلوقات میں کوتاہیاں ہیں وہ ان سب سے بری ہے۔

اس کی کچھ صفات سلبیہ ہیں۔ جیسے فرمایا گیا کہ نا نیند اس کے پاس پھٹکتی ہے نا اونگھ۔ اس لیے کہ یہ چیزیں تھکن کی علامت ہیں اور اللہ قوی و عزیز ہے وہاں تھکن کا کیا کام۔؟

آگے فرماتے ہیں: تیرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بے راہ ہوتا ہے۔ اس لیے کہ کمال علم اس کا محیط ہے وہ ادھر ادھر کیسے جائے کہ علم اس کا قطعی ہے۔ تو ان تمام چیزوں کو فرمایا گیا کہ ہر عیب سے پاک ہے، ہر برائی سے بری، ہر شر سے بالاتر اور ہر کمال اس کے اندر موجود ہے۔ ہر کمال کے لیے مخزن و منبع ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ پہلی شان تو تیری تنزیہہ ہے کہ تو منزہ ہے سارے عیبوں سے۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو ہی پالنے والا ہے۔ تو پال و پرورش کر کے آدمی کو ایسے اعمال پر لگا دیتا ہے دنیا میں کہ وہ جہنم کی بجائے جنت میں داخل ہو۔ یہ تیری رحمت کا تو ثمرہ ہے۔ ایک طرف تو عیب سے پاک۔ ایک طرف رحمت سے تیری ذات بھرپور ہے، تو ایک طرف تنزیہہ کی گئی، ایک طرف تمجید کی گئی۔ تنزیہہ کے معنی ہے منزہ اور بے عیب ثابت کرنا۔ اور تمجید کے معنی ہیں ہر کمال کو اس کے لیے ثابت کرنا۔

بہر حال اس سے عقیدہ بنا۔ تو کچھ عقاید ہیں مثبت اور کچھ عقاید ہیں منفی۔ وہ رحمن ہے رحیم ہے کریم ہے۔ یہ مثبت عقاید ہیں۔ وہ پیتا نہیں کھاتا نہیں۔ وہ سوتا نہیں وہ اونگھتا نہیں۔ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ اس کا کوئی جز نہیں۔ یہ عقاید منفی ہیں جو ان سب چیزوں کی نفی کرتے ہیں۔ مثبت اور منفی کے جمع ہونے سے ذاتِ حق پہچانی جائے گی۔ اس کا تعلق فکر سے ہے اور یہ فکر پیدا نہیں ہوگا جب تک دھیان اور ذکر نہ ہو اللہ کا۔

تو وہی آخر میں بات نکل آتی ہے کہ چار چیزیں ہمارے لیے لازم ہیں۔ سب سے پہلے ذکر اللہ کہ ہمارے قلب میں غفلت نہ ہو۔ اس کے لیے نماز ہے روزہ ہے، حج ہے زکوٰۃ ہے، تسبیح و تہلیل ہے۔ تو آدمی چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے، وضو بے وضو کوئی نہ کوئی اللہ کا نام اس کی زبان پر ہر دم رہنا چاہیئے۔

# پارلیمانی کنونشن!

# مُجرم کون؟

نمائندہ خصوصی

## پارلیمانی کنونشن لاہور کے اجلاس میں دو تقریریں

شرکاء: نورانی میاں، محمود شاہ، اصغر خان، نوابزادہ، انوھری، چوہدری ظہور الٰہی، صدر الشہید، حبیب گل، رامے صاحب، خواجہ صفدر، ڈاکٹر غلام حسین، مزاری، غلام احمد بلور، محمودہ سلیم، جیفر موسے، علنزئی صاحب، راجہ افضل صاحب، شہزاد گل سینٹیر، میاں طفیل صاحب، شاہ فرید الحق صاحب، سردار امجد، حمید رستی، ملک قاسم، نواب مظفر حسین صاحب، ظہور الحسن بھوپالی، قاضی سلیم صاحب، پروفیسر غفور صاحب، محمود علی قصوری، ملک سلیمان صاحب، پیر صاحب پگارا شریف، علی بخش تالپور، منظور موہل، عزیزہ ڈوگر، طالب حسین، مرزا خالق، عبد الرحمٰن جامی، امان اللہ ملک، خاکوانی طاہر شاہ، چوہدری شاہ نواز، رائے فتح محمد، راجہ منور صاحب۔

**صدرِ اجلاس:** مولانا مفتی محمود

**،، تلاوت:** حضرت مولانا شاہ احمد نورانی

**افتتاحی خطاب حضرت مفتی صاحب:**

”برادرانِ اسلام! قوم کے منتخب نمائندو، ملت کے راہ نماؤں، سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ آپ نے گوناگوں سفر کے مصائب برداشت کر کے اس قومی کنونشن میں شمولیت کی تکلیف فرمائی۔ اس کنونشن کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ سینیٹر حضرات، قومی اور صوبائی ممبران کو کیوں تکلیف دی، ہم نے یہاں کرنا کیا ہے؟۔

پاکستان ہمارا یہ عزیز ملک آج جس طرح مصائب و مشکلات کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ یہاں تک کہ یہ ملک ۷۱ء کے آخر میں دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔ اور ہم پاکستانی شدت سے محسوس کر رہے ہیں کہ ہمارا وہ عظیم پاکستان ایک چھوٹے پاکستان میں تبدیل ہوا۔؟ مجرم کون ہے؟

میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کو دولخت کرنے میں جن لوگوں کا ہاتھ ہے وہ آج مقتدر ہیں! پاکستان ایک سیاسی مقصد کی خاطر قتل ہوا اور مجرم اس لیے چھپا ہوا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مجرم نے اقتدار کا نقاب اوڑھ رکھا ہے۔ ۷۰ء کے انتخابات میں نتائج کے اعتبار سے آج کا وزیر اعظم، وزیر اعظم نہیں بن سکتا تھا، لیکن اسے اقتدار سے الگ رہنا مشکل تھا۔ چونکہ اسے یقین تھا کہ مکمل پاکستان کی صورت میں وہ اقتدار پر قبضہ نہیں کر سکتا، اس لیے اس نے دو اسمبلیاں دو وزیر اعظم کا نعرہ لگایا۔ اس نعرہ کی آج تکمیل ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں حمود رپورٹ آج تک خفیہ ہے۔ کیوں؟

میں صفائی سے کہتا ہوں کہ پاکستان کو دو حصوں سے تقسیم کرنے والا بڑا مجرم ہے۔ نیپ کو ارتکاب جرم ہی سے پہلے سپریم کورٹ میں لے گئے، لیکن جنہوں نے جرم کر لیا ان کے لیے کوئی مقدمہ اور کوئی سزا نہیں۔

ان لوگوں نے مارشل لاء کی موجودگی میں فوج سے اقتدار سنبھالا اور پھر اسمبلی سے مارشل لاء باقی رکھنے کی کوشش کی، لیکن بالآخر انہوں نے مجبور ہو کر مارشل لاء ختم کیا اور بھٹو نے ۱۰۴ نمائندوں کے دستخط جیب میں رکھنے کا اعلان کیا۔

پھر صوبائی عصبیت پھیلانے کا پروگرام بنایا اس کے لیے منتخب نمائندوں کو بظاہر اقتدار تو دیا لیکن ریشہ دوانیاں مستقل جاری رہیں۔ ۹/۱۰ ماہ میں دو حکومتوں، سرحد و بلوچستان کی حکومتیں ختم کرنے کا پلان بنایا۔ اس دور میں جو مشکلات تھیں وہ ہم جانتے ہیں۔ معمولی سے معمولی کام بھٹو خود کرنے کا خواہش مند تھا اور حکومتوں کو محض نمائش کے لیے رکھ چھوڑا تھا، لیکن ہم نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ جب پر بلوچستان کی چھٹی ہم نے استعفیٰ دے دیا۔

آج بلوچستان پر ۶ ڈویژن فوج مسلط ہے۔؟ ایک بستی کو فوج گھیرتی ہے، لوگوں کو ٹارچ کرتی ہے۔ ان کے پاؤں میں میخیں ٹھونکتی ہے، ان پر تیزاب ڈالا جاتا ہے۔؟ تاکہ یہ بھاگ کر نہ جا سکیں۔ میرا مطالبہ ہے کہ قومی نمائندوں کے وفود وہاں بھیجے جائیں۔

بلوچستان میں یہ صورت حال اب بھی جاری ہے۔ سرحد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ لوگ بھاگ کر چلے گئے ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ جب پولیس اور فوج گھروں میں گھس کر خواتین کو پریشان کریں تو کوئی کیا کرے گا؟ آج بھی فضا صحیح کر دیں تو لوگ بالکل گھروں میں واپس آجائیں گے۔ کوئی نہیں جائے گا۔

## ۷۳ء میں بحالی جمہوریت کی تحریک اور گورنمنٹ کا طرزِ عمل!

اسمبلی خود مختار ادارہ ہے۔ ہمارے سوالات چیمبر میں مسترد، تحاریک مسترد، احتجاجاً ہم نے بائیکاٹ کیا۔ ۶ فروری ۷۵ء کو گورنمنٹ سے معاہدہ ہُوا تو محض دو دن بعد ۸ فروری کو شیرپاؤ کے قتل کے ساتھ

(شیر پاؤ بھی ظلم اور اقتدار کے ظلم کا شکار ہوئے ہمیں ان سے ہمدردی ہے۔ امریکہ میں بھٹو کا ڈرامہ) معاہدہ ختم کیا اور پھر جو ہوا وہ سب آپکے سامنے ہے۔ ہمارا بائیکاٹ نو ماہ جاری رہا۔ یہ وَن پارٹی گورنمنٹ ہے، عملاً۔ اور شرم کا ایک قطرہ بھی اپنی پیشانی پر محسوس نہ کیا۔ بقول خواجہ صفدر۔ اس بائیکاٹ کے خلاف یکطرفہ پروپیگنڈہ ہوا۔ ہم پھر اسمبلی میں گئے۔ اس میں ہم نے "بائیکاٹ کیوں ہوا اور کیوں ختم ہوا"؟ کے عنوان پر مباحثہ طے ہوا۔ تاریخ متعین ہوئی، لیکن اس تاریخ سے قبل جو سیاہ کارنامہ کیا وہ سب کے سامنے ہے۔

رول ۴۵ کے تحت ۳ ممبروں کو نکالنے کا سپیکر نے حکم دیا وہ چیمبر چلے گئے، وہاں انہیں بتلایا گیا کہ ۱۴۰ میں اسمبلی کی رائے لینی ضروری ہے۔ تو کہا کہ نہیں ہم نے ۱۴۴ کا حکم دیا تھا، حالانکہ غلط ہے ریکارڈ پر ہے۔

بہرحال سب کو باہر پھینکا۔ دروازے بند کیے۔ یہ اسمبلی کا اجلاس نہیں پی، پی، پی کا اجلاس تھا۔ وہاں مطلوبہ ووٹ نہیں تھے اس لیے انہوں نے یہ ڈرامہ رچایا۔ اس ترمیم کا اصل خاکہ پروفیسر صاحب اور محمود علی قصوری صاحب بیان کریں گے۔

اس پس منظر میں ہم نے آپ کو بلایا ہے۔ کہ اسلام، جمہوریت کی بقاء اور انسانی اقدار کی حفاظت کے لیے آپ سے مشورہ لینا ہے۔ کہ آپ منتخب نمائندے ہیں۔ ہمارا سب کچھ حاضر ہے۔

## پروفیسر غفور احمد صاحب

پہلا پارلیمانی کنونشن ۲۱ مارچ کو ہوا۔ ۱۴ر نومبر کو قومی اسمبلی کا حادثہ اور المناک حادثہ ؛ ۱۴ر نومبر کے واقع سے ہماری ذاتی ہتک نہیں ہوئی، بلکہ ان اداروں اور کروڑوں عوام کی توہین ہوئی، ہمارے وقار میں تو اضافہ ہوا یہ حرکات اس سپیکر کے دور میں ہوئیں جس نے اسپیکر بننے کے بعد دنیا کا دورہ کیا۔

تین مواقع ایسے تھے جب شریک ترامیم نہ تھے۔ دوسری ترمیم ختم نبوت والی میں ہم شریک نہ تھے۔

تیسری ترمیم شیر پاؤ کے قتل پر ہوئی اور چوتھی میں ہم سرے سے نہ تھے۔ اس کے بعد یہ دستور متفقہ نہیں رہا۔

سب سے زیادہ زد ان ترامیم سے ممبرانِ اسمبلی و سینیٹ پر پڑی۔ ایوب کے ۶۳ء کے آرڈیننس میں ۱۴ دن قبل، ۱۴ دن بعد اور اسمبلی کے دوران امتناعی نظربندی کے تحت نہیں پکڑا جا سکتا تھا، لیکن اس حکومت نے وہ دفعہ ختم کر دی۔ فروری ۷۵ء میں آئین کے آرٹیکل نمبر ۱۰ میں ترمیم ہوئی۔ اس آرٹیکل میں عوام کو کچھ تحفظات تھے، وہ واپس لیے گئے۔ پہلے نظربندی ایک ماہ اب تین ماہ۔

۲۴ ماہ میں ۸ ماہ سے زاید نظربند رہنا غلط تھا، لیکن یہ تحفظ ختم ہے۔

تیسرا تحفظ عدلیہ کا تھا، حالیہ ترمیم میں وہ حق چھین لیا گیا۔ عدالت پر ایک اور پابندی ہے کہ کوئی عدالت شخصی ضمانت نہیں لے سکتی۔ وزیر قانون صاحب انہیں معمولی قرار دیتے ہیں۔ لیکن پتہ اس دن چلے گا جب وہ خود پکڑے جائیں گے۔

واجبات اور محصولات کے معاملہ میں حکومت فہرست جاری کرے ۹۰ دن کا وقفہ ہے جس پر عدالت حکم امتناعی جاری کر سکتی ہے۔ اس کے بعد چھٹی اور یہ بھی ممبران کے خلاف ہوگا۔ ممبران کو کسی قانون کے تحت نااہل نہیں قرار دیا جا سکتا لیکن اب سادہ اکثریت سے ممبری ختم ہو سکتی ہے۔ اسمبلی کم از کم سال میں ۱۴۰ دن کام کرے گی۔ اب سینیٹ ۹۰ دن، صوبائی اسمبلی ۷۰ دن۔ یہ تبدیلی مئی ۷۴ء میں ہوئی۔ اس میں ہم نہ تھے۔ اب تازہ ترمیم میں ایام کار کے دوران جو چھٹیاں ہوں گی وہ ورکنگ ڈے۔ ہنگامی حالات کے لیے چھ ماہ بعد مشترکہ پارلیمنٹ کی منظوری ضروری تھی۔ اب دوام بخشا گیا۔ ہاں پارلیمنٹ قرارداد پاس کرے۔ تو وہ ختم ہو جائے گا۔

ہم نے ۱۴ نومبر کے بعد استعفوں کی بات کی تو صرف اس لیے کہ ان اداروں کی کوئی حقیقت نہیں رہی۔ سربراہانِ مملکت جب اشارہ کریں گے

استعفیٰ دے دیا جائے گا۔

## بقیہ: مسائل قربانی

سال بھر کے دنبوں میں اگر اس کو چھوڑ دیں تو کچھ فرق معلوم نہ ہو

**مسئلہ**: جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو یا بہت لنگڑا ہو تو جو چاروں پاؤں پر چل نہیں سکتا، یا بہت بیمار ہو یا تہائی سے زیادہ کان یا دم کٹ گئی ہو یا جس کا پیدائشی سینگ اگر جڑ سے نہیں ٹوٹا خواہ تھوڑا ہی باقی ہو تو اسکی قربانی درست ہے۔

**مسئلہ**: اتنا دبلا جانور کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو اس کی قربانی درست نہیں۔

**مسئلہ**: جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔ اگر کچھ دانت گر گئے لیکن زیادہ باقی ہیں تو اس جانور کی قربانی درست ہے۔

**مسئلہ**: جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی درست ہے۔ خصی جانور کی قربانی درست ہے۔

**مسئلہ**: قربانی کا گوشت کم از کم تیسرا حصہ خیرات کرنا مستحب ہے۔

**مسئلہ**: قربانی کی کھال یا تو یوں ہی خیرات کر دے یا فروخت کر کے اسکی قیمت خیرات کرے۔

**فائدہ**: قربانی کی کھال اور اس کی قیمت کا بہترین مصرف دینی مدارس ہیں۔ کھال کو اگر اپنے کام میں لایا جائے تو بھی درست ہے۔

**مسئلہ**: کچھ گوشت یا چربی چھچھڑے یا کھال قصائی کو مزدوری میں نہ دے، بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دے۔ اس مسئلے سے اکثر لوگ غافل ہیں۔

قربانی کے جانور کی زنجیر رسی جھول وغیرہ سب چیزیں خیرات کی جائیں۔

مشرق و مغرب کی سیاست

# امریکی محکمۂ دفاع اور خلیج فارس!

مرسلہ: ڈاکٹر احمد حسین کمال

امریکی رسالے "آرمی ٹائمز" اور "ایوی ایشن ویک" کے ادارتی شعبے جن لوگوں کے اشاعت میں اضافے کے سلسلے میں شکر گذار ہیں ان میں خلیج فارس کے ملکوں کے شیوخ بھی شامل ہیں وہ لکھتے ہیں کہ الف لیلوی محلوں کے مالکان یہ شیوخ پہلے تو امریکی محکمۂ دفاع کی فنی اختراعات سے آگاہ ہوتے ہیں اور پھر اس کے بعد وہ تیل کی پیداوار کی رپورٹیں دیکھتے ہیں۔

امریکہ خلیج فارس کے ملکوں کو فوجی سامان فراہم کرنے والے ملکوں میں سب سے اہم ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس تمام اسلحہ میں سے جو امریکہ فروخت کرتا ہے، نصف اسلحہ اس علاقہ میں جاتا ہے۔ سال رواں میں صرف ایران، سعودی عرب اور کویت ہی نے تقریباً چار ارب ۵۰ کروڑ ڈالر کا امریکی اسلحہ خریدا ہے جس میں جدید لڑاکا طیارے اور طیارہ شکن راکٹ شامل ہیں۔ ایک امریکی رسالے کے مطابق خلیج فارس کے بعض ملکوں کے اخراجات گذشتہ تین سال میں تین گنا ہو چکے ہیں۔

مشرق وسطیٰ کے ملکوں کے عوام اسلحہ کی تجارت کرنے والوں کی اس سرگرمی پر اپنی تشویش کو کبھی نہیں چھپاتے۔ "امریکہ میں فوجی حلقے عرصہ سے خلیج فارس میں اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو اس علاقے کے باشندوں کے لیے سلامتی کے لیے خطرہ ہے۔" یہ بات بغداد کے اخبار "الطھورہ" نے حال ہی میں کہی ہے۔

ترقی پسند عرب اخبارات کی رائے میں امریکی محکمۂ دفاع خلیج فارس کے علاقے میں اسلحہ کی دوڑ پر پھیلتا پھولتا ہے۔ مقامی فوجوں کو مسلح کرکے امریکہ اس علاقے میں تشویش اور گھبراہٹ کی فضا قائم کرنا چاہتا ہے، تاکہ پڑوسی ملک ایک دوسرے سے مشکوک رہیں اور مذہبی اور قومی بنیادوں پر تنازعات کو ہوا دی جا سکے۔

آخر یہ سب کچھ کس لیے کیا جا رہا ہے؟

اس سوال کا جواب سب سے پہلے تو جغرافیہ کی کتابوں سے ملتا ہے۔ امریکی محکمۂ دفاع عرصہ سے خلیج فارس کے علاقے کو بہت زیادہ فوجی اہمیت دے رہا ہے۔ امریکی راکٹوں اور طیاروں کی ترسیل کے بعد امریکی فوجی مشیر خلیج فارس کے علاقے میں پہونچ رہے ہیں۔ محکمہ دفاع نے پہلے ہی بحرین میں جفیرہ کے اڈہ کو خرید لیا ہے اور اس نے اب حال ہی میں اومان سے بھی اس بات کی اجازت لے لی ہے کہ وہ اپنے جنگی طیاروں کے لیے میسرہ نامی جزیرہ پر اڈہ استعمال کر سکے۔ یہ جزیرہ خاص طور سے امریکی فوج کے لیے بہت دلچسپی کا باعث ہے۔ کیونکہ وہاں سے ہی وہ بحیرۂ احمر اور خلیج فارس کی طرف تنگ آبناؤں میں سے گذرنے والے جہازوں کی نقل و حرکت دیکھ سکتے ہیں۔ حال ہی میں پتہ چلا ہے کہ امریکی محکمۂ دفاع کو امید ہے کہ وہ "راس الخیمہ" کی امارت میں بھی ایک بڑا فوجی اڈہ قائم کرے گا۔

ان تمام باتوں سے ظاہر ہے کہ امریکی محکمۂ دفاع کے جنرل خلیج فارس کو ایشیا میں امریکی فوجی اڈوں کے نئے نظام کی انتہائی مغربی کڑی بنانا چاہتے ہیں۔ اس کا مقصد پورے برِ اعظم ایشیا کو گھیرے میں لینا ہے (ڈیگو گارشیا سے لے کر فلپائن، تائیوان اور جزائر جاپان تک واقع امریکی اڈوں کے ذریعہ سے)!

بہر حال یہ صرف طبعی جغرافیہ ہی نہیں ہے جو امریکی محکمۂ دفاع کو خلیج فارس میں کھینچ کر لاتا ہے غیر ملکی سامراجیوں کے لیے اقتصادی جغرافیہ اب بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ ہر پندرہ منٹ میں ایک تیل بردار جہاز آبنائے ہرمز سے گذرتا ہے۔

امریکی حکومت کو یقین ہے کہ تیل کے ذخائر کے مالکان کے درمیان جس قدر زیادہ بدنظمی ہوگی اسی قدر آسانی سے امریکہ تیل کے ذخائر تک پہونچ سکے گا۔ امریکہ کی سپلائی سے متعلقہ تشویش ناک اور سراسیمہ کیفیت سے اس مقصد کو لازماً فائدہ پہونچتا ہے غیر ملکی ماہرین پٹرول کے لیے زبردست کشش رکھتے ہیں جو مغربی بنکوں کی تجوریوں میں دولت کے انبار کا سبب بن گیا ہے۔ اسلحہ کی قیمتیں کافی زیادہ ہیں چنانچہ اب دولت کے بہاؤ کا رخ پھر مغربی ملکوں کی سمت ہے۔ فوجی ماہرین بھی اس علاقے سے کافی دولت گھر لے جا سکتے ہیں۔

مختصراً خلیج فارس کے علاقے میں اسلحہ کی بھاری کھیپ پہونچانے کا امریکی مقصد واضح ہے

فوجی ماہرین کا مقصد اس علاقے میں استحکام اور توازن پیدا کرنا نہیں، اس علاقے میں امن کا فروغ ہرگز نہیں جیسا کہ سابق امریکی وزیر دفاع جیمز شیلنگر نے ثابت کرنا چاہا تھا۔ وزارت دفاع کے ایک اور افسر مسٹر جورڈن نے اس بارے میں زیادہ واضح طور سے کہا ہے کہ خلیج فارس کے علاقے میں امریکی اسلحہ کی فروخت کے نتیجہ میں تعلقات امریکہ کے لیے بہت اہم ہیں، تاکہ وہ اس فوجی اہمیت کے علاقے میں اپنا کنٹرول قائم رکھ سکے۔ امریکی رسالے "فارن آفیئرز" کی رائے میں خلیج فارس کے علاقے کی فوجی اہمیت اس حقیقت میں مضمر ہے کہ یہ علاقہ مغربی ملکوں کو تیل سپلائی کرنے والا اصل علاقہ ہے اور اسے اسرائیل اور عرب ملکوں کے درمیان تنازعہ میں تعلق اور شرکت سے خوف آتا ہے ۔

---

# صیہونیت نسل پرستی ہے

(کمال)

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۳۰ ویں اجلاس میں بھاری اکثریت سے منظور ہونے والی قرارداد میں صیہونیت کو نسل پرستی اور نسلی امتیاز کی ایک شکل قرار دیا گیا ہے۔

مغرب کے بعض حلقے اس قرارداد کو "غیر متوقع" اور "سنسنی خیز" تصور کرتے ہیں۔ بہرکیف اقوام متحدہ نے جو موقف اختیار کیا ہے، اس میں کوئی بات غیر متوقع نہیں ہے۔ سالِ رواں کے دوران ہی افریقی اتحاد کی تنظیم کے اعلیٰ سطحی کمپالا اجلاس میں غیر جانب دار ممالک کے وزراء خارجہ کی لیما میں ہونے والی کانفرنس میں عورتوں کے بین الاقوامی سال سے متعلق میکسیکو سٹی میں ہونے والی اقوام متحدہ کی عالمی کانفرنس میں اور دیگر بین الاقوامی اجلاسوں میں صیہونیت کی مذمت کی جا چکی ہے۔ ان تمام باتوں سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ یہ مسئلہ طویل عرصے سے حل طلب ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے صرف ان نتائج کو یکجا کیا ہے جو عالمی رائے عامہ کے وسیع حلقوں نے بہت پہلے اخذ کیے تھے۔

اقوام متحدہ کی قرارداد صیہونیت کے جنگجویانہ نظریۂ نسلی برتری کی منطقی اور جائز مذمت کرتی ہے۔ یہ صیہونیت کا جنگجویانہ نظریۂ نسلی برتری ہی ہے جو اسرائیل کے حکمران حلقوں کی، جنہوں نے انتہائی سامراجی قوتوں سے گٹھ جوڑ کر رکھا ہے اور جو فلسطین کے عرب عوام کو ان کے جائز حقوق دینے سے انکار کرتے ہیں اور ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ جارحیت اور توسیع پسندانہ پالیسیوں میں جاری و ساری نظر آتا ہے۔

اقوام متحدہ نے صیہونیت کی جو تعریف کی ہے اس سلسلے میں کسی شک و شبہہ میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں معاملہ کی تہہ تک پہونچنا چاہیے۔ کیا اسرائیل ایک جمہوری ملک ہے؟ اور کیا اس کے حکمران حلقے فلسطینی عربوں کے معاملے میں حقیقی صیہونیت روا نہیں رکھے ہوئے ہیں —؟

اگر ابتدا یہاں سے کی جائے کہ فلسطینیوں کی ان کے وطن سے بے دخلی اور اس طرح ان کو اپنے گھر سے محروم کرنا کھلی نسل پرستی نہیں ہے۔ ۱۹۴۸ء میں تقریباً دس لاکھ افراد کو اسرائیل چھوڑنا پڑا۔ اس دن سے آج تک فلسطینیوں کو ملک بدر کیا جا رہا ہے۔ آج کسی ایسے فلسطینی کا تلاش کرنا مشکل ہے جس کے افراد کو زبردستی ایک دوسرے سے جدا نہ کیا گیا ہو۔ اسرائیلی حکومت یہودیوں کے ان خاندانوں کو متحد کرنے کی بات کرتی ہے جن کے کچھ افراد دوسرے ممالک میں آباد ہیں یا رہ گئے ہیں، لیکن جب یہی بات فلسطینی خاندانوں کے بارے میں کی جاتی ہے تو وہ اس کا ذکر بھی گوارہ نہیں کرتے۔

نسل پرستی اور صیہونیت کے نظریات کی تعمیل کے تحت اسرائیل میں رہ جانے والے عربوں کو "دوسرے درجے" کے شہریوں میں تبدیل کیا جا چکا ہے۔ انہیں ہر شعبۂ زندگی میں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اسرائیل میں بے روزگار افراد میں سب سے زیادہ تعداد عربوں کی ہے۔ ایک نسل پرست ہونے کی حیثیت سے اسرائیل نے مختلف قوموں کے مابین شادیوں پر پابندی عاید کر رکھی ہے۔

اسرائیل میں صرف فلسطینی سیاسی پارٹیوں ہی پر نہیں، بلکہ ان کی عوامی تنظیموں، مزدوروں کی انجمنوں ثقافتی انجمنوں اور طلبا کی انجمنوں پر بھی پابندی عاید ہے —!

اسرائیل میں جس قسم کی لاقانونیت کا دور دورہ ہے اس کے بارے میں اسرائیل کے ممتاز سائنسدان آئی شہاک نے لبنان کے اخبار "فلسطین لائوز" میں لکھا ہے کہ اسرائیل حکام فلسطینی عربوں، ان کے معصوم بچوں، عورتوں اور حتیٰ کہ ضعیف لوگوں کے خلاف بھی انتقامی کارروائیاں کر رہے ہیں اور طبی بے رحمی کے ساتھ ذہنی اور جسمانی اذیتیں پہونچاتے ہیں۔ ان انتقامی کارروائیوں سے جن سے یہودی اچھی طرح واقف ہیں کہ یہ ان کی طویل تاریخ کا حصہ ہے۔ اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ اسرائیل کے صیہونی حکام نے سام دشمنی کے طریقہائے کار کو اپنا لیا ہے —

صیہونیت کا یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ یہودیوں اور غیر یہودیوں کے مابین ایک ناقابل عبور خلیج حائل ہے، سام دشمنی نظریہ نسل پرستی کی حمایت کرتی ہے

اسرائیلی معاشرے میں نسل پرستی اس حد تک سرایت کر چکی ہے کہ خود اسرائیلی یہودی بھی کئی گروہوں میں بٹ چکے ہیں اور ان کے حقوق بھی یکساں نہیں ہیں۔ افریقی ممالک سے اسرائیل آنے والے "کالے یہودیوں" کے ساتھ بہت ہی برا سلوک کیا جاتا ہے اور انہیں جبر و استبداد کا نشانہ بھی بنایا جا رہا ہے۔

جہاں تک صیہونی نظریات کا تعلق ہے، تو ان کی عوام دشمن رجعت پرستانہ نوعیت بہت پہلے آشکارہ ہو چکی ہے۔ یاد رہے کہ یہی وہ نظریات ہیں جو نسلی امتیاز کے تحت کی جانے والی مجرمانہ کارروائیوں

کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

اسرائیل کی کمیونسٹ پارٹی اور دیگر ترقی پسند جمہوری تنظیمیں جور و استبداد کے سخت حالات میں صیہونیت کے نظریئے اور عمل کے خلاف اور محنت کش عوام جن میں یہودی اور عرب دونوں ہی شامل ہیں فلسطینی عوام کے جائز حقوق کو منوانے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کی بنیاد پر مشرق وسطیٰ کے پرامن سمجھوتے کے لیے جرأت مندانہ جدوجہد کر رہی ہیں۔

موجودہ قرارداد کی منظوری کے بعد بھی ایسا نظر آتا ہے کہ اسرائیل کے حکمران حلقے اپنی جارحانہ پالیسی پر عمل پیرا رہنے کا عزم رکھتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جس دن اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۳۰ ویں اجلاس میں یہ قرارداد منظور ہوئی اسی روز یروشلم کی ایک بڑی سڑک کا نام "شاہراہِ صیہونیت" رکھا گیا۔

یہ پرپیچ شاہراہ اسرائیل کے حکمرانوں کو پہلے ہی ایک اندھی گلی میں پہونچا چکی ہے، اب اسرائیل کے لیے صرف ایک راستہ ہے کہ وہ نسل پرستی، جارحیت اور توسیع پسندی کی پالیسی ترک کر دے، ان تمام مقبوضہ علاقوں سے جن پر اس نے ۱۹۶۷ء میں قبضہ کیا تھا اپنی فوجیں واپس بلالے اور فلسطین کے عرب عوام کے جائز حقوق تسلیم کر لے جن میں ان کی اپنی ریاست کے قیام کا حق بھی شامل ہو۔

---

## فلسطینی عوام کی حمایت میں

مشرق وسطیٰ سے متعلق اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قراردادوں پر آج بھی ساری دنیا کی توجہ مرکوز ہے جو تمام قوموں کی مساوات کے حامی ہیں۔ انہوں نے مسئلہ فلسطین سے متعلق منظور ہونے والی دو قراردادوں کا خیرمقدم کیا۔ ان میں سے ایک میں ۳۰ لاکھ فلسطینیوں کے غیر منفک حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے جن میں ان کا اپنے گھروں کو واپس جانے کا حق بھی شامل ہے۔ دوسری قرارداد میں کہا گیا ہے کہ تنظیم آزادی فلسطین کو جنیوا امن کانفرنس سمیت اقوام متحدہ کے زیر اہتمام مشرق وسطیٰ سے متعلق ہونے والے تمام مذاکرات اور کانفرنسوں میں مدعو کیا جائے۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے جو فلسطینی عربوں کے قانونی حقوق و مفادات کی حمایت کرتی ہے، فلسطینیوں کو جبر و استبداد کا نشانہ بنانے والوں یعنی اسرائیلیوں کے سلسلے میں ایک واضح مؤقف اختیار کیا ہے جب کہ تیسری قرارداد میں صیہونیت کو، جو تل ابیب کے حکمرانوں کا نظریہ ہے نسل پرستی اور نسلی امتیاز کی ایک شکل اور امن و سلامتی کے لیے ایک خطرہ قرار دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے ممبروں کی اکثریت نے ان قراردادوں کی حمایت میں ووٹ دیئے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ترقی پسند نوع انسانی نے صیہونیت کے خلاف ایک سخت، مگر منصفانہ فیصلہ کیا ہے۔

سوویت یونین اور سوشلسٹ ریاستیں ان وفود میں شامل تھیں جنہوں نے فلسطینی عوام کے قانونی حقوق کا دفاع کیا ہے اور اسرائیلی جارحانہ پالیسی کی مذمت کی۔ تنظیم آزادی فلسطین کے سرکاری نمایندے نے سوشلسٹ ممالک کی جانب سے عرب قوموں کی منصفانہ جدوجہد کی حمایت کو بیحد سراہا۔ عراق کے ایک اخبار نے اس امر کی نشاندہی کی کہ یہ حقیقت کہ، اقوام متحدہ نے ان قراردادوں کی منظوری دے دی، اس امر کا ایک اور ثبوت ہے کہ سوشلسٹ برادری محکوم قوموں اور اپنی قومی آزادی اور سلامتی کے دفاع کے لیے کوشاں خود مختار ممالک کی ایک اچھی دوست ہے۔

جنرل اسمبلی کی منظور کردہ ان قراردادوں نے جن کا مقصد مشرق وسطیٰ کے بحران کو منصفانہ طور پر ختم کرنا ہے، اسرائیلی حکمرانوں اور ان کے دوستوں کو ناراض کر دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے خلاف دھمکیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ تل ابیب میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کو مسترد کر دیا گیا اور احتجاج کے طور پر اقوام متحدہ اسٹریٹ کا نام تبدیل کر کے صیہونیت اسٹریٹ رکھ دیا گیا۔

اس ردعمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیلی جنگ باز اور ان کی پشت پناہی کرنے والے مشرق وسطیٰ میں خطرناک کشیدگی کو کم کرنے میں تعاون نہیں کریں گے اور عرب عوام کے مفادات کے سلسلے میں کسی قسم کی تشویش کا اظہار نہیں کریں گے۔ سوویت حکومت نے امریکی حکومت کو مشرق وسطیٰ سے متعلق جنیوا کانفرنس دوبارہ شروع کرنے کا جو مشورہ دیا ہے وہ اس سلسلے میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔

سوویت حکومت کے بیان میں اس امر کی بجا طور پر نشاندہی کی گئی ہے کہ مشرق وسطیٰ کے مسئلے کو جزوی اقدامات کے ذریعہ حل نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس طرح قضیے کے بنیادی مسائل حل نہیں ہوتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ کی صورتحال خطرناک طور پر کشیدہ ہے۔ سوویت یونین کی رائے میں مسئلے کا واحد حل یہ ہے کہ ان تمام مقبوضہ عرب علاقوں سے، جن پر اسرائیل نے ۱۹۶۷ء میں قبضہ کیا تھا، اسرائیلی افواج واپس بلالی جائیں۔ اور فلسطین کے عرب عوام کے جائز حقوق کو تسلیم کیا جائے۔ مشرق وسطیٰ کے مسئلے کو جنیوا امن کانفرنس جیسی بین الاقوامی کانفرنسوں کے ذریعہ مکمل طور پر حل کیا جا سکتا ہے جس میں ساتھی چیئرمین کی حیثیت سے سوویت یونین اور امریکہ کے ساتھ تمام متعلقہ فریق یعنی مصر، شام، اردن، تنظیم آزادی فلسطین کے نمایندے اور اسرائیل شریک ہوں۔

ہر قسم کی انگریزی ادویات
بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
طاہر میڈیکل سٹور
کارخانہ بازار منڈی واربرٹن
تشریف لائیں
پروپرائٹر ایم طاہر جاوید

**اقوال افضل حق رحمۃ اللہ علیہ**

**قاری محمد طیب شاھد**

# فرقہ بندی تنگ دلی پیدا کرتی ہے!

۱ قوموں کے لیے غلامی، افراد کے لیے قید بدترین لعنتیں ہیں۔

۲۔ سچا دین وہی ہے قربانی جس کا آئین ہو۔

۳۔ جو فرمانروائی نہیں جانتے وہ فرمانبرداری کے انداز سیکھیں۔

۴۔ جو شخص اپنی خواہش کا طالب ہے وہ دنیائے جنس کو نقصان پہونچاتا ہے۔

۵۔ کیچڑ مت اچھالو۔ یہ دوسروں پر پڑے نہ پڑے تمہارے ہاتھ یقیناً لتھڑ جائیں گے۔

۶۔ سو عظمت چاہو تو صداقت کی تلاش کرو اس میں تمہیں دونوں چیزیں مل جائیں گی۔

۷۔ دوسروں کی عیب جوئی کرنا آسان ہے۔ تم اپنے عیب ڈھونڈو اور ان کو دُور کرو۔

۸۔ جو شخص عزم محکم کا مالک ہے وہ دنیا کو اپنی خواہش کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔

۹۔ زمانہ قدیم اور عصر جدید میں بُعد المشرقین ہے جو تدابیر قدما کرتے تھے آج کل خوانِ مغرب کے خوشہ چیں ان کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔

۱۰ خاندانی تعصب نسل اور خون کا امتیاز بھی نوع انسانی مختلف حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔

۱۱۔ قولی عبادت پر اکتفا کرنا کافی نہیں، بلکہ عمل کی عبادت کو ضروری سمجھا جائے۔

۱۲۔ جو لوگ صورت و سیرت دونوں پر نظر رکھتے ہیں وہ زندگی کا سفر اطمینان سے طے کرتے ہیں۔

۱۳۔ خوف رسوائی و طعنہ خلق سے ڈر کر عیب سے پرہیز شریفوں کا کام ہے۔

۱۴۔ اللہ کی راہ میں ہتھیار بند ہو کر نکلنا، اعلا کلمۃ الحق کے لیے قربانی کرنا اور دوسروں کو رسوائی و بدنامی سے بچانے کے لیے اپنی گردن مظلومیت کو آگے کر لینا ان لوگوں کا شیوہ ہے جن کو خدا نے آخرت کی برتری و بزرگی کے لیے چُن لیا ہو۔ !

۱۵۔ جھونپڑیوں میں سے بے فکری کے دلکش راگ نکلنے کی توقع ہو سکتی ہے۔ مگر محلات میں بسنے والے اکثر جان و مال کی فکر میں رہتے ہیں۔

۱۶۔ پاکیزہ تعلیم سے پاکیزہ خیال پیدا ہوتے ہیں۔ شمع روشن سے ضیاء نور نکلتی ہے۔

۱۷۔ غصہ عقل و ایمان ہمدردی اور انسان کی تمام شرافت برباد کر دیتا ہے۔

۱۸۔ کامرانی ان لوگوں کی قدم بوسی کرتی ہے جو تکلیفوں کے ریگستان عبور کرتے ہوں اور جو مشکلوں کے پہاڑ پھاندتے ہوں۔

۱۹۔ جسم پر زخم ہو تو مرہم لگایا جا سکتا ہے، مگر روح کے گھاؤ کا کیا علاج

۲۰ انسان اعمال ہی سے عزت پاتا ہے اور ذلیل ہوتا ہے۔

۲۱۔ دوسروں کی ذات میں جذب ہونے کی کوشش نہ کر، اس طرح تیری ہستی فنا ہو جائے گی۔ دوسروں کو اپنی ہستی میں جذب کرنے کی کوشش کر کہ اس طرح تیری ہستی کو بقا ملے گی۔

۲۲۔ انسانیت کی رہنمائی کے مختلف مدعیوں میں سے ہم اس گروہ میں ہونے پر فخر کرتے ہیں جس نے آخری مدعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برترین و اکمل سمجھ کر پسند کر لیا ہے۔

۲۳۔ نیکی بغیر قوت کے زندہ نہیں رہ سکتی۔ مذہب صرف اس کا زندہ ہے جس کی سیاست زندہ ہے۔

۲۴۔ مسلمانوں کا محورِ زندگی دین ہے۔ دین سچے عشق کی بنیاد ہے اور عشق میں حاصل کرنا نہیں لٹا دیتا ہے۔

۲۵۔ سیاسی قوت حاصل کرنا ہمارا نصب العین ہے جس کے بغیر ہر اصلاحی تحریک تضیعِ اوقات ہے۔

۲۶ خوف کا بھوت کسی قوم کو کھا جاتا ہے اور اسی سے قومیں بن مارے مر جاتی ہیں۔

۲۷ سرمایہ کی چمک دمک سے مرعوب ہونا غریب طبقہ کی وہ بدترین کمزوری ہے جس کو دور کرنے کے لیے مقدس مرسلین کی بیش قیمت زندگی کا فی حصہ صرف ہوا ہے۔

۲۸۔ سرمایہ داری کے بھیڑ بھڑکے میں مسلمانوں کی روح عمل نشو و نما نہیں پا سکتی۔

۲۹۔ اسلام غریبوں کو بڑھاتا اور کمزوروں کو حوصلہ دیتا ہے۔ صرف اقتصادی نا انصافی ہی کو ناقابل قبول قرار نہیں دیتا۔ بلکہ انسانوں میں امتیاز پیدا کرنے والے محرکات اور خیالات کو بھی گناہ بتاتا ہے۔

۳۰۔ بہت سے سرمایہ دار بہروپیے سوشلسٹوں کے لباس میں ہوتے ہیں ان سے خبردار رہنا چاہیے۔

۳۱۔ فرقہ بندی تنگ دلی پیدا کرتی ہے۔ تنگ دل کسی بڑے مقصد کو لے کر نہیں اٹھ سکتا۔

۳۲۔ اسلام کے تقاضوں کے مطابق اعتدال کی راہ پر رہنا اور تلوار کی دھار پر چلنا برابر ہے۔

۳۳۔ جب خانقاہوں اور مسجدوں میں غازی نہ ہوں اور غازیوں میں نمازی نہ ہوں تو مسلمانوں کو دین سے دور سمجھو! سچا مسلمان بیک وقت غازی اور نمازی کی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ ؟

۳۴ کسی شخص یا جماعت کی شہرت کو کم کرنا آسان ہے اسے پھر دلعزیز بنانا پہاڑوں سے جوئے شیر لانا ہے۔

# نتیجہ امتحان سالانہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

کل نمبر ۶۰۰ کامیاب درجہ علیا ۳۶۰ یا اس سے زائد ———

کامیاب درجہ وسطیٰ ۳۰۰ یا اس سے زائد ———

کامیاب درجہ ادنیٰ ۲۴۰ یا اس سے زائد۔

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ٥ اس سال وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق بارہ مدارس فوقانیہ کے ۲۷۹ طلباء نے سالانہ امتحان دورہ حدیث شریف منعقدہ شعبان ۱۳۹۵ھ میں شرکت کی جن میں سے ۴ طلباء نے جامع ترمذی کا اور ایک طالب علم نے صحیح بخاری کا ضمنی امتحان دے کر کامیابی حاصل کر لی۔ باقی ۲۷۴ طلباء نے پوری درس کتبِ حدیث کا امتحان دیا۔ ان میں سے ۵۷ طلباء درجہ علیا میں۔ ۶۳ طلبا درجہ وسطےٰ میں اور ۹۴ طلباء درجہ ادنیٰ میں کامیاب ہوئے اور ۹ طلباء اگرچہ مجموعی طور پر کامیاب ہیں، مگر ۴ طلباء کو صحیح بخاری اور ۵ طلباء کو جامع ترمذی کا امتحان آئندہ سال پاس کرنے کے بعد سند فراغت دی جائے گی۔ ۵۶ طلباء امتحان میں ناکام ہوئے۔ مجموعی نتیجہ ۸۰ ٪ رہا۔

**محمد سلیم شاہ** ولد مولوی محمد عبد اللہ جندولی رول نمبر ۱۹۸ نے ۶۰۰ میں سے ۵۳۶ نمبر حاصل کر کے اوّل نمبر کامیاب ہوئے۔

**مولوی محمد عُمس** ولد مولوی محمود ساکن ٹنڈو محمد خان۔ رول نمبر ۲۱۴ نے ۵۱۱ نمبر حاصل کر کے دوم نمبر، اور

**مولوی محمد اکرام الحق** ولد محمد نواز بھکر (میانوالی) رول نمبر ۲۰۶ نے ۵۰۸ نمبر حاصل کر کے سوم نمبر کامیاب ہوئے۔

اوّل، دوم اور سوم آنے والے تینوں خوش قسمت فضلاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی کے ہیں۔ ادارہ ان ہونہار نوجوانوں اور اہل مدرسہ کو اس شاندار کامیابی پر مبارک باد پیش کرتا ہے۔

**مفتی محمود**

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ملتان

| نمبر شمار | نام مدرسہ | تعداد طلباء | کامیاب |  |  | ضمنی بخاری | ضمنی ترمذی | ناکام | نتیجہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
|  |  |  | درجہ علیا | وُسطےٰ | ادنیٰ |  |  |  |  |
| ۱ | دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک | ۹۲ | ۹ | ۲۳ | ۴۰ | ۳ | ۳ | ۱۴ | ۸۵ ٪ فی صد۔ |
| ۲ | خیر المدارس ملتان۔ | ۴۰ | ۱۰ | ۱۳ | ۱۳ | - | ۱ | ۳ | ۹۳ ٪ فی صد۔ |
| ۳ | دارالعلوم سرحد پشاور | ۱۴ | - | ۲ | ۶ | - | - | ۶ | ۵۷ ٪ فی صد۔ |
| ۴ | حمایت الاسلام غلجی کنڈر خیل | ۸ | - | - | ۱ | - | - | ۷ | ۱۳ ٪ فی صد۔ |
| ۵ | معراج العلوم۔ بنوں۔ | ۱۶ | - | ۱ | ۶ | - | - | ۹ | ۴۴ ٪ فی صد۔ |
| ۶ | دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی۔ | ۱۳ | - | ۱ | ۲ | - | - | ۱۰ | ۲۳ ٪ فی صد۔ |
| ۷ | مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵ | ۴۴ | ۳۳ | ۸ | ۳ | - | - | - | ۱۰۰ ٪ فی صد۔ |
| ۸ | جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵ | ۱۲ | ۱ | ۴ | ۶ | - | ۱ | - | ۱۰۰ ٪ فی صد۔ |
| ۹ | قاسم العلوم ملتان۔ | ۱۱ | - | ۴ | ۵ | ۱ | - | ۱ | ۹۱ ٪ فی صد۔ |
| ۱۰ | دارالعلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین | ۴ | - | ۳ | ۱ | -- | - | - | ۱۰۰ ٪ فی صد۔ |
| ۱۱ | دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ | ۳ | ۴ | ۲ | ۴ | - | - | ۳ | ۷۶ ٪ فی صد۔ |
| ۱۲ | جامعہ مدنیہ لاہور | ۱۲ | - | ۲ | ۷ | - | - | ۳ | ۹۵ ٪ فی صد۔ |

# نتائج کی تفصیلی فہرست

## مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

| رول نمبر | نام طالبِ علم | ولدیت | حاصل کردہ نمبر | درجہ | رول نمبر | نام طالب علم | ولدیت | حاصل کردہ نمبر | درجہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مصباح الرحمٰن | عبدالواحد | ۴۶۰ | علیا | ۳۳ | طاؤس خان | پایندہ خان | ۲۴۶ | ادنیٰ |
| ۲ | عبدالحیّ | عبدالمتین | ۳۳۱ | وسطیٰ | ۳۴ | سید محمد | عبدالقادر | ۲۴۶ | ضمنی بخاری |
| ۳ | عبدُالحمید | عبدالقادر | ۲۵۹ | ادنیٰ | ۳۵ | عبداللہ | امین گل | ۲۴۶ | ادنیٰ |
| ۴ | امان اللہ | حبیب اللہ | ۲۹۲ | 〃 | ۳۶ | عالمگیر | عبدالحلیم | ۲۷۷ | ادنیٰ |
| ۵ | فضل اللہ | سید احمد جان | ۳۵۱ | وسطیٰ | ۳۷ | ضیاء الاسلام | مولوی عبدالغنی | ۳۹۶ | علیا |
| ۶ | نقیب احمد | محمود | ۳۷۴ | علیا | ۳۸ | محمد اشفاق | مولوی عبدالرزاق | ۲۵۳ | ادنیٰ |
| ۸ | عبدالحی اخوندزادہ | میاں سیف الدین | ۲۸۳ | ادنیٰ | ۳۹ | عبداللہ | مولوی گل جلال | ۲۹۲ | ادنیٰ |
| ۹ | شاد گل | حاجی عبدالرشید | ۳۱۴ | وسطیٰ | ۴۰ | گل نور شاہ | مولوی عبدالحق | ۲۷۴ | ادنیٰ |
| ۱۰ | عبدالاحد دلیلی | خواجہ احمد صاحبزادہ | ۲۸۷ | ادنیٰ | ۴۱ | محمد شیر | حسین | ۲۹۳ | ادنیٰ |
| ۱۱ | محمد سراج | مسعود گل - | ۲۸۸ | 〃 | ۴۴ | امیر قلم | جمعہ خان | ۲۴۵ | ادنیٰ |
| ۱۲ | مشتاق احمد | فدا محمد | ۲۵۲ | 〃 | ۴۵ | محمد ایوب | سنگ فارس | ۳۷۴ | علیا |
| ۱۳ | سید شاہ | اسداللہ - | ۲۹۴ | 〃 | ۴۶ | حمیداللہ | امداد اللہ | ۲۸۹ | ادنیٰ |
| ۱۴ | محمد زمان | صاحب جان | ۲۸۹ | 〃 | ۴۷ | محمد شفیع | ریحان اللہ | ۳۵۳ | وسطیٰ |
| ۱۵ | محمد روز خاں | نور جلال | ۲۷۵ | 〃 | ۴۸ | قاضی عبدالصمد | قاضی گل محمد | ۳۲۲ | 〃 |
| ۱۶ | محمد جان | محمد معصوم | ۲۵۰ | 〃 | ۵۰ | پیر غلام | شیر غلام | ۲۶۳ | ادنیٰ |
| ۱۹ | محمد زمان | فتح الدین - | ۳۴۸ | ضمنی بخاری | ۵۲ | محمد سرور | نجیب اللہ خان | ۲۵۳ | 〃 |
| ۲۱ | محمد امین الرحمان | محمد یوسف | ۲۴۳ | ادنیٰ | ۵۳ | رحمت افضل | عبدالرحیم | ۲۷۸ | 〃 |
| ۲۲ | سید محمد انور شاہ | سید محمد ایوب شاہ | ۳۰۶ | وسطیٰ | ۵۴ | پذیر گل | اصغر خان | ۳۸۱ | وسطیٰ |
| ۲۳ | گل بہار | درانہ صاحب | ۳۰۳ | 〃 | ۵۶ | دوست محمد | ملوک شاہ | ۲۵۳ | ضمنی ترمذی |
| ۲۴ | سید شاہ | عبدالرحمٰن | ۲۵۰ | ادنیٰ | ۵۸ | عبدالمستعان | عبدالعلی | ۲۷۲ | ادنیٰ |
| ۲۵ | حافظ ہیبت خان | محمد معصوم خان | ۴۰۸ | علیا | ۵۹ | حکمت اللہ | لعل میر | ۲۶۳ | ضمنی ترمذی |
| ۲۶ | محمد شریف | محمد رسول | ۳۱۲ | وسطیٰ | ۶۰ | شہزاد گل | عبدالمنان | ۲۴۰ | ادنیٰ |
| ۲۷ | عبدالحنان | صاحب الحق | ۳۳۸ | 〃 | ۶۱ | ہدایت اللہ | عبدالمنان | ۳۱۳ | وسطیٰ |
| ۲۸ | علی الرحمٰن | الحاج فضل الرحمٰن | ۲۶۱ | ادنیٰ | ۶۲ | کلیم اللہ | گل حسین | ۲۹۱ | ادنیٰ |
| ۲۹ | بادشاہ گل | شریف خان | ۳۰۲ | وسطیٰ | ۶۳ | گل حلیم شاہ | شاہ مسلم | ۳۱۷ | وسطیٰ |
| ۳۱ | خواجہ محمد | لعل محمد | ۳۵۲ | 〃 | ۶۴ | عبدالغنی | سید عبدالغفار | ۳۶۶ | علیا |
| ۳۲ | حمداللہ | عبدالباقی | ۲۵۴ | ادنیٰ | ۶۵ | سلیم شاہ | شاہ حسین | ۳۱۵ | وسطیٰ |

| رول نمبر | نام طالب علم | ولدیت | حاصل کردہ نمبر | درجہ |
|---|---|---|---|---|
| ۶۶ | ابوالبرکات | خان گل | ۲۴۱ | ضمنی ترمذی |
| ۶۸ | محمد حقیق | محمد شفیق | ۳۰۷ | وسطیٰ |
| ۶۹ | محمد طیب | عبد اللہ | ۲۵۹ | ادنیٰ |
| ۷۰ | محمد عزیز اللہ | رسول خان | ۲۵۳ | ″ |
| ۷۱ | فضل غنی | احمد جی | ۳۱۳ | وسطیٰ |
| ۷۳ | سید عبد الرؤف | حمداد خان | ۲۷۷ | ادنیٰ |
| ۷۴ | محمد صدیق | الحاج نور محمد | ۳۲۲ | وسطیٰ |
| ۷۵ | قاری عبد العزیز | محمد گل | ۳۱۸ | وسطیٰ |
| ۷۶ | گلستان | آغا محمد | ۳۶۷ | علیا |
| ۷۷ | عبد الکریم | عالم گل | ۲۸۴ | ادنیٰ |
| ۷۸ | عبد المنان | عبد الخالق | ۲۶۴ | ضمنی بخاری |
| ۷۹ | میاں عزیز الرحیم | میاں علی الرحمٰن | ۳۹۳ | علیا |
| ۸۰ | فضل ربی | الحاج محمد اسلم | ۳۲۷ | وسطیٰ |
| ۸۱ | معتصم باللہ | مولوی عبد المالک | ۳۲۴ | ″ |
| ۸۳ | محمد ابراہیم | الحاج خان زمان | ۲۴۰ | ادنیٰ |
| ۸۴ | نثار محمد | فقیر محمد | ۳۴۴ | وسطیٰ |
| ۸۵ | شیر زمان | زرمے | ۲۷۲ | ادنیٰ |
| ۸۶ | خائستہ رحمٰن | عبد اللہ خان | ۴۸۱ | علیا |
| ۸۷ | فضل ودود | سید محمود | ۲۷۲ | ادنیٰ |
| ۸۸ | عرفان اللہ | صفی اللہ | ۳۰۶ | وسطیٰ |
| ۹۲ | محمد یوسف | محمد صدیق | ۲۵۱ | ادنیٰ |
| ۹۳ | حبیب الرحمٰن | سید رسول | ۵۰ | کامیاب |
| ۹۵ | عمر الرحمٰن | محمد سعید | ۳۸۲ | ادنیٰ |
| ۹۷ | جلال الدین | مولوی عبد الکریم | ۴۵ | کامیاب |

## مدرسہ خیر المدارس ملتان شہر

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۹۸ | محمد اشرف عاطف | نور احمد | ۳۶۰ | علیا |
| ۹۹ | محمد الیاس | محمد خان | ۳۵۱ | وسطیٰ |
| ۱۰۱ | محمد انور | محمد حنیف | ۴۰۱ | علیا |
| ۱۰۲ | غلام مجتبیٰ | محمد صدیق | ۳۳۹ | وسطیٰ |
| ۱۰۳ | عبید اللہ | محمد شفیع | ۳۲۹ | ″ |
| ۱۰۴ | ثناء اللہ | تجمل حسین | ۳۹۲ | علیا |
| ۱۰۵ | عبد الحنان | محمد امیر خان | ۲۶۶ | ادنیٰ |

| رول نمبر | نام طالب علم | ولدیت | حاصل کردہ نمبر | درجہ |
|---|---|---|---|---|
| ۱۰۶ | شبیر احمد | محمد صدیق | ۲۶۰ | ″ |
| ۱۰۷ | امیر محمد | نور محمد | ۳۵۲ | وسطیٰ |
| ۱۰۸ | عبد المجید | اللہ دتہ | ۳۴۱ | ″ |
| ۱۰۹ | محمد یٰسین | محمد موسیٰ | ۳۱۱ | ″ |
| ۱۱۰ | محمد زاہد | رسول بخش | ۲۸۱ | ادنیٰ |
| ۱۱۱ | عبد الرحمٰن | محمد اظہار الحق | ۳۸۹ | علیا |
| ۱۱۲ | محمد فاروق | محمد صدیق | ۳۶۴ | ″ |
| ۱۱۳ | عبد الستار | حکیم محمد اسحاق | ۳۵۵ | وسطیٰ |
| ۱۱۴ | عبد الرحمٰن | مولوی نذر الرحمٰن | ۳۵۲ | ″ |
| ۱۱۵ | ضیاء الرحمٰن فاروقی | مولوی محمد علی | ۳۷۴ | علیا |
| ۱۱۸ | محمد حسین | علی خان | ۳۲۰ | وسطیٰ |
| ۱۱۹ | خلیل الرحمٰن | الحاج محمود | ۳۹۵ | علیا |
| ۱۲۰ | غلام مرتضیٰ | غلام سرور خان | ۳۹۶ | ″ |
| ۱۲۱ | محمد ایوب | قاری محمد ابراہیم | ۳۵۹ | وسطیٰ |
| ۱۲۲ | حاجی بشیر احمد | مولوی عطا محمد | ۳۵۴ | ″ |
| ۱۲۳ | حاجی محمد عاشق | غلام یٰسین | ۲۷۱ | ادنیٰ |
| ۱۲۴ | نذیر احمد | حاجی غلام رسول | ۳۶۸ | علیا |
| ۱۲۵ | عبد المالک | مولوی فیض محمد | ۳۰۹ | وسطیٰ |
| ۱۲۶ | عطاء اللہ | الحاج نبی بخش | ۲۹۷ | ادنیٰ |
| ۱۲۷ | عمر شاہ | فقیر شاہ | ۳۶۹ | علیا |
| ۱۲۸ | حبیب الحق | عبد الوہاب | ۲۴۰ | ادنیٰ |
| ۱۲۹ | صاحب گل | احمد خان | ۲۷۲ | ″ |
| ۱۳۰ | محمد اسلم | مولوی نور محمد | ۲۵۷ | ″ |
| ۱۳۱ | خلیل احمد | مولوی غلام محمد | ۳۴۲ | وسطیٰ |
| ۱۳۲ | محمد فیاض | محمد یونس | ۲۷۹ | ضمنی ترمذی |
| ۱۳۳ | غلام مرسلین | عطاء محمد | ۴۰ | کامیاب |
| ۱۳۴ | عطاء اللہ | کریم بخش | ۴۰ | ″ |
| ۱۳۵ | محمد اکرم | ملک حاجی محمد | ۴۰ | ″ |
| ۱۳۶ | اللہ وسایا | محمد رمضان | ۲۷۰ | ادنیٰ |
| ۱۳۷ | حق نواز | خیر محمد | ۲۹۵ | ادنیٰ |

## مدرسہ دار العلوم سرحد پشاور

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۳۸ | نصر اللہ | غلام ربانی | ۲۸۴ | ادنیٰ |

| رول نمبر | نام طالبِ علم | ولدیت | حاصل کردہ نمبر | درجہ |
|---|---|---|---|---|
| ۱۳۹ | محمد زمان | عبدالرحمٰن | ۲۴۸ | ادنی |
| ۱۴۰ | محمد حسین | محمد حسن | ۳۴۹ | وسطی |
| ۱۴۱ | اسعد اللہ | مولوی قدرالدین | ۲۷۸ | ادنی |
| ۱۴۴ | فیض اللہ | گل آفس خان | ۲۹۷ | ادنی |
| ۱۴۵ | محمد سرفراز | رحمت دل خان | ۳۰۲ | وسطی |
| ۱۴۶ | شیر ولی خان | غلام محمد | ۲۸۴ | ادنی |
| ۱۴۹ | قلندر خان | نور محمد | ۲۴۳ | 〃 |

## مدرسہ حمایت الاسلام غلجی کنڈر خیل ضلع پشاور

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۶۰ | گل سید خان | حضرت سید | ۲۴۰ | ادنی |

## مدرسہ معراج العلوم بنوں

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۶۶ | محمد قدیر | مولوی محمد سرور | ۳۰۱ | وسطی |
| ۱۶۸ | حافظ سرور جان | میر تاج علی خان | ۲۸۲ | ادنی |
| ۱۶۹ | سلطان حسین | مولوی محمد حسین | ۲۷۸ | 〃 |
| ۱۷۳ | محمد زعفران شاہ | صاحب رسول | ۲۴۷ | 〃 |
| ۱۷۴ | محمد نظیف | محمد احیا | ۲۶۷ | 〃 |
| ۱۸۰ | نجیب شاہ | حبیب شاہ | ۲۶۵ | 〃 |
| ۱۷۹ | محمد حسن | مولوی نذیر محمد | ۲۵۱ | 〃 |

## مدرسہ دارالعلوم نعمانیہ اُتمانزئی ضلع پشاور

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۸۶ | رحیم گل | محمد شریف | ۳۰۵ | وسطی |
| ۱۸۸ | رستم خان | اکرم خان | ۲۸۷ | ادنی |
| ۱۹۲ | طاہر شاہ | محمد شریف | ۲۸۸ | 〃 |

## مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاون کراچی ۵

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۹۵ | سید محمد فاضلی | سید علی فاضلی | ۲۷۵ | ادنی |

| رول نمبر | نام طالبِ علم | ولدیت | حاصلکردہ نمبر | درجہ |
|---|---|---|---|---|
| ۱۹۶ | محمد مقبول | اکبر بابا | ۴۴۰ | علیا |
| ۱۹۷ | محمد زیب | مولوی منجور | ۴۳۲ | 〃 |
| ۱۹۸ | محمد سلیم شاہ | مولوی عبداللہ | ۵۳۶ | علیا اول |
| ۱۹۹ | عبیدالرحمٰن | مولوی محمد سلیمان | ۴۱۴ | علیا |
| ۲۰۰ | طلحہ | مولوی عبدالغفور | ۳۹۵ | 〃 |
| ۲۰۱ | امین الدین محمد | محمد ابراہیم افریقی | ۴۱۷ | 〃 |
| ۲۰۲ | اسماعیل وراچھیا | محمد شفیع وراچھیاں | ۳۳۳ | وسطی |
| ۲۰۳ | حسن الرحمٰن | عبداللہ جان | ۳۹۹ | علیا |
| ۲۰۴ | حنیف اللہ | شہزادہ نور | ۴۷۶ | 〃 |
| ۲۰۵ | محمد سواتی | محمد عباس | ۳۲۲ | وسطی |
| ۲۰۶ | محمد اکرام الحق | محمد نواز | ۵۰۸ | علیا سوم |
| ۲۰۷ | عبدالحکیم بنوی | عبدالحلیم | ۴۸۰ | 〃 |
| ۲۰۸ | صالح محمد بنوی | مولوی خان محمد | ۴۴۳ | 〃 |
| ۲۰۹ | احمد خان قریشی | مولوی محمد اکبر خان | ۴۸۸ | 〃 |
| ۲۱۰ | افسر علی شاہ | فرمان شاہ | ۳۹۶ | 〃 |
| ۲۱۱ | محمد حسن | حاجی مراد علی | ۳۷۲ | 〃 |
| ۲۱۲ | محمد حبیب اللہ | اللہ دتہ | ۴۳۰ | 〃 |
| ۲۱۳ | حبیب الرحمٰن | زریمان | ۴۰۴ | 〃 |
| ۲۱۴ | محمد عمر مگسی | مولوی محمود | ۵۱۱ | علیا دوم |
| ۲۱۵ | عبدالرشید نعلیق | مولوی عبداللطیف | ۴۵۹ | علیا |
| ۲۱۶ | عبدالحکیم ملا زادہ | مولوی عبیداللہ | ۳۷۷ | 〃 |
| ۲۱۷ | زاہد حسین | فضل عیان | ۴۰۸ | 〃 |
| ۲۱۸ | محمد فاروق مکاتی | حاجی احمد علی | ۳۵۴ | وسطی |
| ۲۱۹ | احمد شال | حبیب شال | ۳۲۴ | 〃 |
| ۲۲۰ | سلطان محمد | سید محمد | ۳۶۱ | علیا |
| ۲۲۱ | عطاءالرحمٰن | میاں محمد | ۴۴۰ | 〃 |
| ۲۲۲ | محمد یونس | مولوی فضل الرحیم | ۴۳۹ | 〃 |
| ۲۲۳ | حمید الرحمٰن | حبیب الرحمٰن | ۴۳۵ | 〃 |
| ۲۲۴ | سید عبدالنافع جان | حاجی سید محمد حسین | ۴۰۵ | 〃 |
| ۲۲۵ | عبدالرحمٰن | محب اللہ | ۳۸۸ | 〃 |
| ۲۲۶ | عبداللطیف | عبداللہ | ۳۵۲ | وسطی |
| ۲۲۷ | حمید اللہ | عبداللہ | ۳۳۸ | 〃 |
| ۲۲۸ | محمد یوسف | غلام حسین | ۳۳۳ | 〃 |
| ۲۲۹ | عبدالنافع | مولوی عبدالشکور | ۳۷۱ | علیا |

| رول نمبر | نام طالب علم | ولدیت | حاصل کردہ نمبر | درجہ |
|---|---|---|---|---|
| ۲۳۰ | احمد جان | حاجی ملا یحییٰ | ۳۶۷ | علیا |
| ۲۳۱ | غلام سرور | دین محمد | ۴۰۱ | 〃 |
| ۲۳۲ | نور محمد | دین محمد | ۴۶۶ | 〃 |
| ۲۳۳ | عبد الصمد | خیر اللہ | ۴۳۹ | 〃 |
| ۲۳۴ | حسین احمد شروی | مولوی محمد یعقوب | ۳۹۸ | 〃 |
| ۲۳۵ | شیر جان | دین محمد | ۴۳۲ | 〃 |
| ۲۳۶ | شیر محمد | خیر محمد | ۲۵۲ | وسطیٰ |
| ۲۳۷ | عبد الحکیم | محمد شریف | ۲۶۹ | ادنیٰ |
| ۲۳۸ | محمد تقی | اکبر خان | ۲۸۴ | 〃 |

## مدرسہ جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۳۹ | اللہ بخش | محمد حسن | ۴۰۸ | علیا |
| ۲۴۰ | محمد حسین | محمد عارف | ۳۴۵ | وسطیٰ |
| ۲۴۱ | داد الرحمٰن | قادر بخش | ۲۷۷ | ادنیٰ |
| ۲۴۲ | اللہ بخش | ملا گھرام | ۲۷۲ | 〃 |
| ۲۴۳ | محمد علی | باران | ۳۲۸ | وسطیٰ |
| ۲۴۴ | بہادر خان | درویش خان | ۲۷۱ | ادنیٰ |
| ۲۴۵ | محمد عیسیٰ سربازی | خالق داد | ۲۹۱ | ضمنی ترمذی |
| ۲۴۶ | حفظ الرحمٰن | شیران | ۳۰۶ | وسطیٰ |
| ۲۴۷ | محمد یوسف | محمد ابراہیم | ۲۸۱ | ادنیٰ |
| ۲۴۸ | عبد الجبار | رحیم اللہ | ۲۵۵ | وسطیٰ |
| ۲۴۹ | مولا بخش | عبد الرحمٰن | ۲۹۲ | ادنیٰ |
| ۲۵۰ | عبد الخالق چوہان | عبد اللہ چوہان | ۲۹۳ | 〃 |

## مدرسہ قاسم العلوم ملتان

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۵۱ | محمد الیاس | حافظ علم الدین | ۳۳۴ | وسطیٰ |
| ۲۵۲ | انیس احمد | عمر الدین | ۲۷۴ | ادنیٰ |
| ۲۵۳ | نیاز محمود | محمد طفیل | ۲۴۰ | 〃 |
| ۲۵۵ | حافظ محمد اسحاق | نصیب الدین | ۳۱۲ | وسطیٰ |
| ۲۵۶ | عبد الغفور | غلام حسن خان | ۲۸۸ | ادنیٰ |
| ۲۵۷ | محمد عبد اللہ | غلام حسن خان | ۲۴۰ | ضمنی بخاری |
| ۲۵۸ | مشتاق احمد | اللہ ڈوایا | ۳۰۶ | وسطیٰ |
| ۲۵۹ | حافظ عبد المالک | پیران دتہ | ۳۱۴ | 〃 |
| ۲۶۰ | حافظ یار محمد خان | نور محمد خان | ۲۹۰ | ادنیٰ |
| ۲۶۱ | اللہ بخش | مولوی عبد الرحیم | ۲۵۹ | 〃 |

## دار العلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین ضلع لائل پور

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۶۲ | عبد الرشید | کمال الدین | ۳۱۲ | وسطیٰ |
| ۲۶۳ | مسعود الحق | حافظ ظہور الحسن | ۳۴۲ | 〃 |
| ۲۶۴ | محمد انور | محمد حسن | ۳۲۹ | 〃 |
| ۲۶۵ | عبد الکریم | علی محمد | ۲۷۲ | ادنیٰ |

## دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۷۱ | حافظ تاج محمد | دین محمد | ۳۵۶ | وسطیٰ |
| ۲۷۲ | محمد ایاز | خدائے داد | ۲۵۹ | ادنیٰ |
| ۲۷۳ | شاہ محمود | ملا گلاب شاہ | ۴۱۹ | علیا |
| ۲۷۴ | عبد الحق | مولوی محمد اسحاق | ۴۱۶ | 〃 |
| ۲۷۶ | عبد العزیز | جمعہ خان | ۲۶۱ | ادنیٰ |
| ۲۷۷ | احمد خان | عجب خان | ۳۸۷ | علیا |
| ۲۷۸ | محمد | عمل نور | ۲۴۱ | ادنیٰ |
| ۲۷۹ | محمد عبد الغفور | محمد نعیم | ۲۶۵ | 〃 |
| ۲۸۰ | عبد اللہ | عبد العزیز | ۳۵۴ | وسطیٰ |
| ۲۸۲ | عثمان اللہ | مطیع اللہ | ۴۵۸ | علیا |

## جامعہ مدنیہ لاہور

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۸۶ | محمد اقبال نعمانی | عمر حیات | ۲۵۰ | ادنیٰ |
| ۲۸۷ | غلام مرتضیٰ | کریم عبد اللہ | ۲۶۹ | 〃 |
| ۲۸۸ | محمد اسلم | مولوی محمد الیاس | ۲۵۵ | 〃 |
| ۲۸۹ | محمد اکمل | فتح الدین | ۲۴۰ | 〃 |
| ۲۹۲ | نواب دین | محمد اسماعیل | ۲۶۰ | 〃 |
| ۲۹۳ | یار محمد | شاہ عالم | ۲۹۵ | 〃 |
| ۲۹۵ | عبد الغفار | محمد علی | ۳۰۸ | وسطیٰ |
| ۲۹۶ | عبد العزیز | اسد اللہ | ۳۲۶ | وسطیٰ |
| ۲۹۷ | ممتاز الرحمٰن | قاضی محمد شریف | | ادنیٰ |

# زباں میری ہے بات انکی

"طلبا مفاد پرستوں کے آلۂ کار نہ بنیں" (وزیراعظم بھٹو)

بھٹو صاحب کے اس بیان پر ہمیں اس بوڑھے سکھ کا واقعہ یاد آگیا جو ستر سال کی عمر میں مسلمان ہوگیا، لیکن صبح اٹھتے ہوئے واگھرو واگھرو کا ورد کرتا۔ اس پر مسلمانوں نے اعتراض کیا تو اس نے جواب دیا کہ چند دن کا مسلمان ہوا ہوں، لہٰذا پرانی باتیں بھولتے بھولتے ہی بھولیں گی۔

اسی طرح بھٹو صاحب کو زمانہ ما قبل انتخابات کے بیانات بھولتے بھولتے ہی بھولیں گے اس لیے وہ کبھی کبھی وہ پرانے بیانات دہرایا کرتے ہیں، حالانکہ آج کل مفاد پرستوں کا لفظ سب سے زیادہ موزوں ان لوگوں کے لیے ہے جو بھٹو صاحب کے حاشیہ نشین ہیں اور بھٹو صاحب کی تصویر کا چوکھٹا ہیں جن پر "وزارت" مارکہ روغن بڑی خوبصورتی سے مزین ہے۔

---

"حکومت تعلیمی سہولتوں پر بھرپور توجہ دے رہی ہے" (وزیراعظم بھٹو)

واقعی درست ہے۔ یہ بھٹو صاحب ہی کی پارٹی ہے جس نے طلبا کو لباس سے بے نیاز کرنے کا کام لاہور کی سڑکوں پر کیا (اگر اعتبار نہ آئے تو مساوات میں اس کے نمونے ملاحظہ فرمالیں) طلبا کو اپنے گھر رہ کر اخراجات برداشت کرنے کی بجائے انہیں سرکاری مہمان ٹھہرایا۔ اور قیام و طعام کا مفت بندوبست کیا۔ جسم کے نشیب و فراز کو برابر کرنے کے لیے لاٹھیوں کا مفت اہتمام کیا حتیٰ کہ انہیں قیدِ حیات اور بندِ غم سے نجات دلانے کے سلسلے میں بھی بھرپور تعاون کیا۔

---

"مزدوروں کے مفادات کا بھی بھرپور تحفظ کیا جا رہا ہے" (وزیراعظم بھٹو)

بھٹو صاحب اگر اس بیان کے ساتھ ہی یہ بھی وضاحت فرما دیتے کہ مزدوروں کے مفاد کا ترجمہ ان کی لغت میں بھٹو کا اقتدار ہے تو نوازش ہوتی۔ اور اگر یہ ہے تو واقعی بھٹو حکومت کی خدمات اس سلسلے میں قابلِ قدر ہیں، کیونکہ اسی کے تحفظ کے لیے آئین و قانون کو موم کی ناک سے بھی نرم بنا کر ایسے زاویوں پر خمیدہ کیا جا رہا ہے جن پر بھٹو اقتدار حکومت کا وجود وابستہ ہے۔ شرافت سے بھی لڑائی کی جا رہی ہے۔ ملک کی عزت کے گریبان کو چاک کرنے سے بھی پرہیز نہیں کیا گیا۔ اسی غرض کے لیے ان لیڈروں کو جو اقتدار بھٹو کے لیے نقصان دہ تھے، اس عالمِ رنگ و بو سے رخصت عطا کر دی گئی تاکہ انہیں جیلوں کی تنگی سے نجات مل سکے۔

وزیر کے معنی چونکہ قلی کے ہیں اور قلی مزدور ہوتا ہے لہٰذا ان کے مفادات کے تحفظ کے لیے موجودہ دور میں بڑی محنتیں ہو رہی ہیں۔ وزیروں کو آئین و قانون کے بوجھ سے نجات مل گئی ہے۔ اس کے علاوہ صرف ایک بوجھ ان کے سروں پر باقی رہا ہے وہ ہے بیانات کی تسوید اور ان کی ادائیگی اور جو لوگ بیانات کی تصنیف و تالیف کو مشکل خیال کریں تو صرف بیانات الاپنے پر ہی اکتفا کیا جا سکتا ہے۔ البتہ کبھی کبھی منہ کا ذائقہ بدلنے کے لیے ضمنی انتخابات میں پیپلز پارٹی کو منوانے کی ذمہ داریاں انہیں سونپ دی جاتی ہیں۔ ویسے اس بیان کی جتنی تفسیر کی جائے کم ہے۔ مطالب کی گرہیں اور کھلتی جائیں گی۔ جیسے غالب کا یہ شعر ؎

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے
جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آجائے

---

"اپوزیشن عوامی رابطے کی مہم ہر قیمت پر چلائے گی" (مولانا مفتی محمود)

بھٹو صاحب نے اپنے زعم میں عوام اور رہنماؤں میں بہت سی دیواریں اور رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں لیکن یہ بے سود ہے۔ کیونکہ رہنماؤں کا اصل مقام عوام کے دلوں میں ہوتا ہے۔ اس لیے عوام اور رہنماؤں کو جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اگر تنکے اکٹھے کر کے سیلاب کے آگے بند باندھنے کی عقل رکھنے والے حکمران دفعہ ۱۴۴ کی دیواریں چن ہی دیں اور ان کی نگہبانی کے لیے فی سبیل اللہ فساد فورس کے جوان مقرر کر دیے جائیں تو بے سود ہوتا ہے، کیونکہ عوام کے سیلاب کے سامنے ایسی دیواریں صرف شور سن کر ہی گر جاتی ہیں اور فی سبیل اللہ فساد فورس غائب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب چاکِ گریباں سرِ میدانِ عمل نکل آئیں تو ہار بھی اپنا وجود مٹا دیتی ہے اور جیت ان کے سامنے دست بستہ کھڑی ہو جاتی ہے۔ جیت کا ذکر کرو ہار کی باتیں نہ کرو!

بہترین ماحول ——— بہترین سروس
لذیذ چائے عُمدہ کھانا
کیپری ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ
بہاول پور روڈ لودھراں
پروپرائٹر: ایم یسین شہباز

## طلباء کی دنیا

رپورٹنگ محمد یوسف ولی اللّٰہی۔

# اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ

## آیندہ دو سال کیلیے مرکزی مجلس عاملہ کا انتخاب. ۱۷، ۱۸ جنوری ۱۹۷۶ء کو ہوگا

## سید قطب علی شاہ چیف الیکشن کمشنر مقرر کر دیئے گئے.

**جمعیۃ طلباء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۳۰ نومبر و یکم دسمبر ۷۵ء**

**کو مرکزی دفتر لاہور میں ہوا. اجلاس کی صدارت مرکزی صدر جناب محمد اسلوب قریشی نے کی:**

**۱۷ جنوری ۱۹۷۶ء تک کوئی مرکزی عہدیدار کسی شاخ کا دورہ نہیں کرے گا۔ کوئی صوبائی عہدیدار اپنے صوبہ سے باہر کسی دوسرے صوبہ میں دورہ نہیں کرے گا۔**

### اجلاس میں درج ذیل کارروائی ہوئی :

۱۔ آیندہ دو سال کے لیے مرکزی مجلس عاملہ کے انتخابات کے لیے مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ۱۷، ۱۸ جنوری ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ اتوار شیرانوالہ گیٹ لاہور میں ہوگا۔

۲۔ مجلس عمومی پر مشتمل تمام اختیارات کا حامل انتخابی ادارہ بنانے کے لیے درج ذیل طریق کار طے کیا گیا۔ :

ا تمام صوبائی صدر اپنے اپنے صوبے میں مرکزی مجلس عمومی کے لیے ارکان کی آخری فہرست ۲۴ دسمبر ۱۹۷۵ء تک مرکزی دفتر میں پہونچا دیں۔

ب ہر ضلع سے تین ارکان لیے جائیں گے اسطرح کہ

ج جن اضلاع میں جمعیۃ طلباء اسلام کی مجلس عاملہ کے انتخابات مکمل ہو چکے ہیں ان میں سے ہر ضلع کے صدر اور ناظم عمومی کو لیا جائے گا. تیسرے رکن کی نامزدگی وہاں کے صدر اور ناظم عمومی باہم مشورہ سے کریں۔

د جن اضلاع میں ابھی تک باقاعدہ ضلعی تنظیم قائم نہیں ہوئی وہاں سے تین ارکان لینے کے لیے درج ذیل طریقہ اختیار کیا جائے گا

أ۔ پنجاب، سندھ میں صوبائی مجلس عاملہ اور سرحد میں کنوینگ باڈی اپنے اپنے اجلاس کر کے حاضر ارکان کی اکثریت سے نامزدگی کرے گی۔

اا صوبہ بلوچستان میں درج ذیل کمیٹی ارکان کی نامزدگی کرے گی۔ جناب حافظ حسین احمد کنونیر

جناب سکندر خان عیسیٰ خیل "

جناب عبدالاحد قریشی "

### قراردادیں:

۱ مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال کو انتہائی سنگین اور تشویشناک قرار دیتے ہوئے حزب اختلاف کے رہنماؤں کو نوجوان طلبہ کی طرف سے مکمل حمایت اور تعاون کا یقین دلایا گیا۔

۲۔ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے ارکان کے ساتھ کیے گئے ناروا سلوک کی انتہائی مذمت کی گئی اور اسے پارلیمانی تاریخ کا بدترین سانحہ قرار دیا گیا

۳۔ آئین پاکستان میں کی گئی حالیہ چوتھی ترمیم کو عدلیہ کی آزادی سلب کرنے کا اقدام قرار دیا گیا۔

۴۔ جنگِ آزادی کے عظیم رہنما اور جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا محمد میاں رحمۃ اللّٰہ علیہ اور عظیم پاکستانی صحافی آغا شورش کاشمیری کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور ان کے لیے دعائے مغفرت بھی کی گئی

### اجلاس میں درج ذیل ارکان شوریٰ شریک تھے:

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | جناب محمد اسلوب قریشی | مرکزی صدر |
| ۲۔ | جناب سید مطلوب علی زیدی | مرکزی ناظم عمومی |
| ۳۔ | جناب سید عبدالغفور شاہ (سندھ) | مرکزی نائب صدر |
| ۴۔ | جناب میاں محمد عارف | مرکزی نائب صدر |
| ۵۔ | جناب حافظ حسین احمد (بلوچستان) | مرکزی نائب صدر |
| ۶۔ | جناب جاوید ابراہیم پراچہ (سرحد) | مرکزی نائب صدر |
| ۷۔ | جناب عبدالمتین چوہدری۔ | مرکزی ناظم۔ |
| ۸۔ | جناب سید قطب علی شاہ۔ | رکن مجلس شوریٰ۔ |
| ۹۔ | جناب رانا شمشاد علی خان | صدر صوبہ پنجاب |
| ۱۰ | جناب حافظ محمد طاہر۔ | ناظم عمومی صوبہ پنجاب |

## صوبائی صدر پنجاب رانا شمشاد علی خان کا تنظیمی دورہ!

جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے صدر جناب رانا شمشاد علی خان نے ضلع شیخوپورہ کے درج ذیل مقامات کا دورہ کیا۔

منڈی چوہڑکانہ، شاہ کوٹ، منڈی واربرٹن، ننکانہ، سانگلہ ہل۔ شیخوپورہ شہر۔

ان مقامات پر صوبائی صدر نے تنظیمی صورتحال کا جائزہ لیا۔ اور کارکنوں سے خطاب کیا۔ انہوں نے شیخوپورہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طلباء نے ہر دور میں بے بہا قربانیاں دی ہیں اور ہمیشہ اعلیٰ کردار کا مظاہرہ کیا ہے۔ ہم انشاءاللہ اس روایت کو قائم رکھیں گے۔

رانا صاحب نے حکومت کی تشدد اور خوف و ہراس پھیلانے کی پالیسی کی شدید مذمت کی اور کہا کہ حکومت طلباء کو اس قسم کے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرکے مرعوب نہیں کر سکتی۔

صدر پنجاب نے قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے ساتھ کیے جانے والے ناروا سلوک کی بھی زبردست مذمت کی۔

گورنمنٹ کالج سانگلہ ہل میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا موجودہ نظام تعلیم مکمل طور پر غیر اسلامی ہے۔ چنانچہ ضرورت ہے کہ مدارس عربیہ کالج و یونیورسٹی کے طلباء مشترکہ پلیٹ فارم (جمعیتہ طلباء اسلام) سے اس سامراجی نظام کے خلاف آواز بلند کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں استوار کرنا چاہیے۔

بعدازیں رانا صاحب نے طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔

جناب محمد عباس گل نائب صدر سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ کالج سانگلہ ہل۔ جناب غلام حسین جناب امان اللہ خان جناب شاہد محمود بھٹی، جناب شبیر حسین واہلہ، جناب ظفر اقبال اور جناب احسان محمود نے جمعیتہ طلباء اسلام کی اعلیٰ کارکردگی کے پیش نظر جمعیتہ طلباء اسلام میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔

اس دورہ میں ضلع شیخوپورہ کے کنویز جناب رضی الرحمٰن، جناب خالد محمود، صدر شیخوپورہ جناب ضیاء الرحمٰن اور جناب رانا محمد شفیع صوبائی صدر کے ہمراہ تھے۔

## مجلس عاملہ صوبہ سندھ کا اجلاس!

جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ سندھ کا اجلاس مورخہ ۲۷ نومبر کو صوبائی دفتر حیدرآباد میں ہوا۔ صدارت جناب سید عبدالغفور شاہ صاحب صوبائی صدر نے کی۔

اجلاس میں درج ذیل فیصلے ہوئے:

۱- ہر شاخ اپنی ماہانہ آمدنی کا ۱/۴ حصہ ضلع کو اور ہر ضلع اپنی ماہانہ آمدنی ۱/۴ صوبہ کو دے گا۔

۲- ضلع سکھر، جیکب آباد، لاڑکانہ اضلاع کا ۱/۴ حصہ صوبائی صدر وصول کریں گے۔

- ضلع نواب شاہ سے جناب حسن رشید وصول کریں گے۔

ضلع نواب شاہ سے جناب محمد سلیم شاہد ضلع دادو سے جناب فضل اللہ، ضلع ٹھٹھہ اور ضلع میرپور سے جناب محمد اقبال، ضلع حیدرآباد اور ضلع بدین سے جناب بشیر احمد قریشی وصول کریں گے۔

۳- عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز کے لیے قربانی کی کھالیں جمع کرنے کے سوا اور کوئی پروگرام نہ بنایا جائے۔

۴- ۱۶ دسمبر کو مدرسہ قادریہ میں سکھر ڈویژن کے ہر ضلع کے صدر اور ناظم عمومی کی ایک میٹنگ ہوگی۔

۵- آئندہ عام شاخوں کو ہدایات دینے کے لیے سرکلر سکھر سے جاری کیا جایا کرے گا۔

۶- ہر ماہ پابندی سے رپورٹ فارم ہر شاخ اپنے ضلع کو اور صوبائی دفتر کو روانہ کرے۔

## اجلاس مجلس عاملہ صوبہ پنجاب

صوبائی صدر رانا شمشاد علی خان نے مجلس عاملہ صوبہ پنجاب کا اجلاس مورخہ ۱۹ دسمبر بروز جمعۃ المبارک طلب کیا ہے۔ تمام ارکان عاملہ کو دعوت نامے ارسال کر دیے ہیں

## وضاحت

جناب گل جنت خان خازن جمعیتہ طلباء اسلام ضلع کوہاٹ نے "مشرق" میں شائع شدہ اس من گھڑت خبر کی پرزور تردید کی ہے۔ کہ موصوف ہزاروی گروپ میں شامل ہو گئے ہیں۔

تمام احباب مطلع رہیں۔

## مستونگ ضلع قلات (بلوچستان)

جمعیتہ طلباء اسلام مستونگ کا ایک اجلاس جناب قاضی عبدالستار کی زیرصدارت ہوا۔ جناب عبدالستار، جناب عبدالنبی، جناب محمد سلیمان جناب عبدالرشید جناب فدا حسین، جناب عبدالباری، جناب عبدالصمد، جناب نور محمد جناب عبدالرحیم، جناب رحیم بخش اجلاس میں شریک ہوئے۔ اجلاس میں قومی اسمبلی میں حکومت کی غنڈہ گردی کی زبردست مذمت کی گئی۔

## اعلان

چیف الیکشن کمشنر جمعیتہ طلباء اسلام جناب قطب علی شاہ صاحب نے جناب اشرف عاطف نائب صدر جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کو اسسٹنٹ چیف الیکشن کمشنر مقرر کیا ہے، تمام صوبوں کے صدر مرکزی مجلس عمومی کے اراکین کی فہرست ۲۴ دسمبر تک مرکزی دفتر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔

شہر شہر سے ---- قیس ہاشمی

# فورٹ عباس میں حضرت درخواستی کا کامیاب دورہ

## مولانا حبیب گل قائم مقام ناظم اعلیٰ ہوں گے۔

**قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کی بیت اللہ روانگی کے بعد سرحد اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر مولانا حبیب گل صاحب ایم۔ پی۔ اے جمعیۃ علماء اسلام کے قائم مقام ناظم اعلیٰ ہوں گے**

فورٹ عباس ضلع بہاول نگر کی معروف تحصیل ہے۔ اگرچہ یہ تحصیل چولستان کی وجہ سے پسماندہ کہلاتی ہے لیکن دینی اعتبار سے یہ تحصیل سب سے آگے ہے یہاں کے لوگ مزدور کسان سبھی جمعیۃ علماءِ اسلام کے ساتھ منسلک ہیں ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں جناب چوہدری عبدالوحید خاں صاحب ٹبہ عالم گیر نے جمعیۃ علماءِ اسلام کی حمایت حاصل کر کے چھیالیس ہزار ووٹ حاصل کیے۔ اہل فورٹ عباس کی دیرینہ تمنا تھی کہ اکابرین جمعیۃ فورٹ عباس تشریف لاویں۔ کئی بار قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب سے بھی درخواست کی گئی اور حضرت درخواستی مدظلہ سے بھی۔ حضرت درخواستی دامت برکاتہم نے پورے ضلع بہاول نگر کے دورے کا پروگرام بنایا۔ حضرت نے فورٹ عباس کا بھی وعدہ فرمایا۔ اور ۲۵ نومبر شام ۴ بجے کا وقت فورٹ عباس کے لیے متعین فرمایا اہالیان فورٹ عباس میں یہ خبر سنتے ہی مسرت کی لہر دوڑ گئی اور کارکنان جمعیۃ نے بھرپور جدوجہد شروع کر دی ۲۵ نومبر کو دو بجے سے ہی لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے۔ دیہاتوں سے دور دراز علاقوں سے بیس بیس میل تک پیدل سفر کر کے لوگ حضرت کی زیارت کے لیے آئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے استقبال کے لیے سینکڑوں کی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ شہر سے تین میل کے فاصلے پر کاروں جیپوں ویگنوں کے ذریعے استقبال کیا گیا۔ کاروں کے آگے آگے پچیس موٹر سائیکلوں کا ایک دستہ تھا۔ جب حضرت درخواستی فورٹ پہنچے تو فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد۔ امیر جمعیۃ زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ جلوس میں بازار سے نعرے لگاتا ہوا گزرا۔ بعد ازاں حضرت کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا جس میں تقریباً ڈیڑھ صد معززین شہر کو مدعو کیا گیا تھا۔ بعد نماز عشا جلسہ عام تھا۔ جلسہ میں لوگوں نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ امروٹ کے علاقہ سے سپیشل بسوں کے ذریعے لوگ جلسہ میں شریک ہونے کے لیے آئے۔ صبح حضرت کے ناشتے کا اہتمام جناب چوہدری ایم بشیر صاحب (جو کہ منڈی فورٹ عباس کی معروف شخصیت ہیں) نے کیا۔ بعد ازاں حضرت مدرسہ عربیہ سراج العلوم میں معائنے کے لیے تشریف لے گئے۔ کارکنان مدرسہ نے حضرت کا پرجوش استقبال کیا اور مدرسہ کے طلباء جو کہ ہاتھوں میں جمعیۃ علماءِ اسلام کے پرچم لیے ہوئے تھے۔ جب حضرت مدرسہ کے گیٹ پہ پہنچے جو کہ بینروں اور جمعیۃ کے پرچموں سے سجا ہوا تھا۔ کارکنان مدرسہ و طلباء نے پرجوش نعروں سے حضرت کو خوش آمدید کہا۔ بعد میں حضرت سیدھے مدرسہ کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت نے تقریباً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔ آخر میں حضرت نے مدرسہ کی ترقی کے لیے دعا فرمائی۔ یہاں سے حضرت کو ٹبہ عالم گیر سے لینے کے لیے لوگ آئے ہوئے تھے۔ حضرت ٹبہ عالم گیر تشریف لے گئے اور جناب الحاج چوہدری عبدالوحید صاحب کی جلسے کی دعوت قبول فرمائی۔ آخر میں حضرت نے فرمایا کہ میں فورٹ عباس کے کارکنوں سے مل کر بہت خوش جا رہا ہوں۔

## پاکستان کی بقا و سالمیت

فقیر والی: پاکستان کی بقا و سلامتی کا راز صرف اسی بات میں مضمر ہے کہ پاکستان میں بلا تاخیر نظام شریعت کا نفاذ عمل میں لایا جائے۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت علماءِ اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے فقیر والی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا انھوں نے کہا کہ موجودہ مسائل و مشکلات اور حالات کا یہی تقاضا ہے کہ اس ملک میں بلا تاخیر نظام شریعت کا نفاذ عمل میں لایا جائے۔ ورنہ پاکستان کے مشرقی حصے کی طرح اس باقی حصے کا تحفظ بھی مشکل ہے انھوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس لیے پاکستان میں نظام شریعت کے علاوہ کمیونزم یا کسی دوسرے لادینی نظام کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت درخواستی مدظلہ نے تقریر کرتے ہوئے قومی اسمبلی میں آئین میں چوتھی ترمیم کے دوران علماء کرام کے ساتھ توہین آمیز سلوک پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا کہ ملک میں جو کھیل کھیلا جا رہا ہے اس کے نتائج کبھی بھی اچھے برآمد نہیں ہو سکتے۔ انھوں نے اپنی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کا موقف بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں غدار کہا جا رہا ہے ہم غدار نہیں ہیں بلکہ ہم پاکستان کے وفادار ہیں اور صرف نظام شریعت کا نفاذ چاہتے ہیں۔ حضرت درخواستی مدظلہ نے اس بات پر زور دیا کہ مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے فی الفور علیحدہ کیا جائے اور ملک سے بے پردگی فحاشی اور بے حیائی کو فی الفور ختم کیا جائے اور

اسلامی نظام شریعت کا نفاذ کیا جائے کیونکہ ہمارے موجودہ تمام مسائل و مشکلات کا حل صرف اور صرف اسلامی نظام شریعت ہی میں مضمر ہے۔ جلسہ میں طالب علم لیڈر اور جمعیتہ طلباء اسلام کے رہنما ندیم اقبال اعوان اور دیگر مقررین نے بھی اپنی تقریروں میں اس بات پر زور دیا کہ اس ملک میں فی الفور نظام شریعت کا نفاذ عمل میں لایا جاتے کیونکہ ہمارے موجودہ مسائل و مشکلات کا حل اسی میں مضمر ہے

حضرت درخواستی مدظلہ نے چشتیاں، ڈاہرانوالہ، فقیر والی چک ۷۹ بنگلہ میانوالی۔ ہارون آباد۔ ڈونگہ بونگہ۔ بہاولنگر، منچن آباد۔ منڈی صادق گنج حویلی میں بھی تقاریر کیں۔

## حساب آمد و خرچ ضلع رحیم یار خان

شعبان سنہ ۱۳۹۴ھ رجب سنہ ۱۳۹۵ھ آمد ۱۰۹۱۳۰۴۵

خرچ ۱۰۹۱۳۰۴۵

قرضہ واجب الادا سنہ ۱۳۹۳-۹۴ھ = ۶۰۰/-

۱۔ اہم کام: قائد جمعیتہ کا دو دفعہ دورہ ہوا

۲۔ مرکز کو پانچ صد روپے صوبہ کو ایک ہزار روپے دیے گئے۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی جو کہ انھوں نے ضلع کی طرف سے دیا۔

۳۔ مجلس شوریٰ کے پانچ اجلاس ہوتے ضلع بھر میں مقامی جماعتوں کی معاونت سے تین صد جلسے ہوئے۔

۴۔ اسی سال میں حضرت مولانا غلام ربانی صاحب پر چار مقدمات قاری صاحب پر چار مقدمات اور مولوی شفیق الرحمٰن پر ضلع میں ایک مقدمہ ہے جو چل رہا ہے۔

مجلس عاملہ کے ۲ دسمبر ۷۵ء کے اجلاس میں طے پایا کہ حضرت مولانا غلام ربانی صاحب، غلام مصطفےٰ قاری حماد اللہ، میاں ریاض احمد مورخہ ۱۶ دسمبر تا ۱۸ دسمبر شاہجہانئے شاہ محمد۔ بہودی پور۔ بستی بھاجین پور۔ بھٹہ واہن، شہباز پور، میرے شاہ رحیم آباد۔ دعوالہ۔ بستی اکھن، کوٹ سبزل، بنجر پور بندور۔ بالھی گوٹھ، صادق آباد کا دورہ برائے

رکن سازی کریں گے۔

مجلس نے قائد حزب اختلاف حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور دوسرے ارکان اسمبلی پر تشدد کے واقعات کی سخت مذمت کی ہے نیز کراچی کے وکلاء پر تشدد کی بھی مذمت کی ہے

مجلس میں پاکستان میں فوراً شرعی عدالتیں قائم کرنے۔ سکولوں اور کالجوں میں ٹھوس اور جامع قرآن و سنت کی تعلیمات کا انتظام کرنے نیز اسلامی تعلیمات کے لیے علماء و حفاظ کے تقرر کے مطالبات کیے گئے پریس کی آزادی شہری حقوق کی بحالی کے مطالبات کیے گئے۔

پاکستان میں بدترین سیاسی بحران اور فرد واحد کی حکومت کی مذمت کی گئی ہے۔

ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اجناس بالخصوص کپاس اور گنے کی کم قیمتوں پر اظہار تشویش کیا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا ہے کپاس کا نرخ ۱۵۰/- روپے اور گنے کا نرخ دس روپے فی من مقرر کیے جائیں گے۔

## مولانا منظور احمد چنیوٹی کی گرفتاری

جمعیتہ علماء اسلام کے رہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی کو ۱۲/۵/۴ سیالکوٹ میں گرفتار کر لیا۔ مولانا منظور احمد نے ۱۹ جولائی کو جامع مسجد چوک حضرت امام صاحب میں بسلسلہ صدیق اکبر جلسہ سے خطاب کیا تھا۔ پھر مولانا کی عبوری ضمانت خارج کر دی گئی اور ڈسٹرکٹ جیل میں بھیج دیا گیا۔ جمعیتہ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کے صدر مولانا فیروز خان صاحب، جنرل سیکرٹری مولانا اسماعیل قاسمی شہر سیالکوٹ کے صدر سید بشیر احمد عبدالغفار محمد انور نے مشترکہ بیان میں مولانا کی رہائی کا مطالبہ کیا۔

## اساتذہ کی تقرری کی جائے

گزشتہ دنوں جمعیتہ العلماء اسلام کھیوڑہ کا ایک اجلاس ملک غلام شبیر ایڈووکیٹ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں قرارداد ہذا بالاتفاق پاس ہوئی کہ برائے تقرری اساتذہ پی۔ ٹی۔ سی گورنمنٹ پرائمری سکول نئی آبادی کھیوڑہ کے لیے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر صاحب سے استدعا کی جاتی ہے کہ سکول محلہ نئی آبادی میں دو اساتذہ کی تقرری کی اشد ضرورت ہے کیونکہ بچوں کی تعداد تقریباً ۲۰۰ کے قریب ہے جبکہ داخلے کے لیے بھی لوگ مجبور کرتے ہیں۔

## تنظیمی دورہ

حیدر آباد۔ جمعیتہ علماء اسلام کے امیر مولانا عبدالمتین آفس سیکرٹری حافظ محمد طاہر ہزاروی نے آج حالی روڈ، امریکن کوارٹرز کا تنظیمی دورہ کیا۔

ہر دو جگہ مولانا عبدالمتین صاحب نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ ممبر سازی کی مہم میں زور و شور سے حصہ لیں۔ اور جمعیتہ علماء اسلام کی قائم کردہ شرعی عدالتوں کو کامیاب کرنے کی کوشش کریں۔ حالی روڈ کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر سید زمین گل نے بھرپور کام کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ امیر جمعیتہ نے مولانا عبدالغفار کو امریکن کوارٹرز کے لیے جمعیتہ علماء اسلام کا کنوینر مقرر کیا

## ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ۔

گزشتہ دنوں حکومت پاکستان کی طرف سے ایک زبانی حکم ملا کہ ۱۵ دسمبر تا ۳۱ دسمبر ۷۵ء چنیوٹ شہر میں کوئی جلسہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ حکم درحقیقت ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ کو روکنے کے لیے دیا گیا ہے کیونکہ ختم نبوت کانفرنس ہر سال ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر کو ہوتی ہے۔ جبکہ ان ہی تاریخوں میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ بھی ربوہ میں ہوتا ہے۔

حکومت پاکستان کا حکم سراسر غلط اور مداخلت فی الدین کے مترادف ہے۔ کیونکہ اس حکم سے مسلمانان پاکستان کے دینی جذبات و احساسات مجروح ہوتے ہیں۔ میں ارباب اقتدار سے مطالبہ کرتا ہوں کہ یہ حکم جس کے ذریعہ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ پر پابندی لگائی گئی ہے فوراً واپس لے کر مسلمانان پاکستان کے جذبات کا

احساس کریں اور ملک میں پیدا شدہ بے اعتمادی میں مزید اضافہ نہ کریں۔

## احتجاج اور مذمت

قومی اسمبلی میں چوتھی ترمیم اور قائد حزب اختلاف وان کے دیگر رفقا سے شرمناک سلوک کے سلسلے میں مزید جن علاقوں سے احتجاج کی اطلاعات موصول ہوئیں اور حکومت کے جارحانہ رویہ کی مذمت کی ہے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔

کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد۔ بھکر۔ چودھواں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان چنیوٹ شہر کی تمام مساجد۔ بانسہرہ گلی سمری۔ گڑھی خیرو۔ ضلع جیکب آباد رستم تحصیل سکھر بستی شیخ عمر تحصیل کوٹ ادو

## اجلاس اور قراردادیں

گذشتہ دنوں مجلس تحفظ ختم نبوت ہزارہ کا ایک اجلاس جامع مسجد ایبٹ آباد زیر صدارت جناب ڈسٹرکٹ خطیب صاحب ہزارہ منعقد ہوا جس میں ضلع بھر کے علما اکرام اور خوانین ہزارہ نے شرکت کی۔ مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

۱۔ یہ اجلاس حکومت سے استدعا کرتا ہے کہ فلم اللہ اکبر کو فوراً سینماؤں میں چلنے سے بند کیا جاوے

۲۔ یہ اجلاس استدعا اور مطالبہ کرتا ہے کہ جو ختم نبوت کانفرنس دسمبر کی آخر میں چنیوٹ میں ہوئی ہے چنیوٹ اور جھنگ کی انتظامیہ اس کی اجازت دینے میں پس و پیش سے کام نہ لے

۳۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ کسی عالم دین۔ یا قومی لیڈر خواہ وہ کسی بھی جماعت سے تعلق رکھتا ہو ان کے کارٹون بنا کر مذاق اڑانے پر پابندی لگائی جائے۔

## قاری نور الحق قریشی مرکزی ناظم انتخابات کے دورۂ پنجاب و سرحد کا پروگرام

۲۱ دسمبر بروز اتوار ملتان ڈویژن کے نظماء کا اجلاس وقت ۱۱ بجے صبح دفتر جمعیۃ ملتان

۲۴ دسمبر بروز بدھ لاہور ڈویژن کے نظماء کا اجلاس وقت ۱۱ بجے صبح دفتر جمعیۃ لاہور

۲۵ دسمبر بروز جمعرات صوبہ سرحد کے نظماء کا اجلاس وقت ۱۲ - ۲ کے درمیان نمک منڈی پشاور۔

۲۶ دسمبر بروز جمعہ راولپنڈی ڈویژن کے نظماء کا اجلاس صبح ۱۰ بجے گلشن آباد مسجد راولپنڈی

۲۷ دسمبر بروز ہفتہ سرگودھا ڈویژن کے نظماء کا اجلاس ۱۰ بجے صبح سرگودھا شہر مقام دفتر جمعیۃ

۲۸ دسمبر بروز اتوار بہاولپور ڈویژن کے نظماء کا اجلاس ۱۲ بجے صبح بہاولپور شہر مقام دفتر جمعیۃ

ڈویژن کے ہر ضلع کا ناظم حاضر ہوگا۔

۱۔ رکن سازی کی کارگزاری

۲۔ ابتدائی انتخابات کی رپورٹ

۳۔ رکن سازی سے جمع شدہ رقم ہمراہ لائیں

۴۔ دیگر امور بہ اجازت صدر۔

## ہدایات

تمام جماعتیں متوجہ ہوں

ضلع ملتان کی تمام جماعتوں کو یکم محرم سے قبل ممبر سازی اور ابتدائی تشکیلات کا کام مکمل کر لینا چاہیے۔ انتخابات کی اطلاع ایک کاپی دفتر ضلع کو ارسال کریں اور دوسری ترجمان اسلام کو۔

ابتدائی انتخابات کے ساتھ ساتھ اپنے ارکان کی تعداد کے حساب سے دس ارکان پر ایک رکن ضلع کے لیے مقرر کر کے اس کا نام لکھیں۔ تاکہ ضلع بھر کے منتخب ارکان کا اجلاس بلوایا جا سکے۔

تمام جماعتیں اپنے دفاتر کو اس طرح منظم کریں۔

۱۔ ہر دفتر میں ایک دستور جدید موجود ہو۔
۲۔ فراہمی فنڈز کے لیے رسید بک
۳۔ ایک ترجمان اسلام جاری کرایا جائے۔
۴۔ کارروائی رجسٹر
۵۔ حساب کار رجسٹر و ڈاک رجسٹر
۶۔ ابتدائی ارکان کی فہرست

نوٹ: تمام جماعتیں اپنے ہاں کے مسائل معلوم کریں اور ان کو حل کرنے کے لیے سعی فرمائیں۔ قراردادیں اور مطالبات ترجمان اسلام کو بھی اور قومی اخباروں کو بھی بھیجی جائیں۔

اور دفتر ضلع کو بھی ایک کاپی ارسال کی جائے۔

جن مسائل میں ضلع کی جماعت یا مرکزی جماعت کی امداد لازمی ہو اسے دفتر ضلع اور مرکزی دفتر لاہور کو مطلع کیا جائے۔

علاقہ کے مسائل۔ تعلیم، علاج۔ بجلی۔ آب رسانی پل سڑکیں۔ انتظامی مسائل۔ ٹرانسپورٹ وغیرہ پر فوری غور کیا جائے۔ شیخ محمد یعقوب۔

## ممبر سازی اور جدید انتخابات

ضلع ملتان میں شیخ محمد یعقوب مولانا عبدالخالق اور قاضی عبدالخالق ناظم جمعیۃ علماء اسلام حاصل پور بیروالا نے رکنیت سازی کی مہم کو جاری رکھتے ہوئے ان مقامات کا دورہ کیا۔

جہانیاں۔ نوراجہ ٹبہ۔ میانی جھنڈا۔ چک ۱۲۱ چک ۱۱۴ اور چک ۱۱۳ ان مقامات پر نئے انتخاب عمل میں آئے۔

نوراجہ ٹبہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

امیر: استاذ العلماء حضرت مولانا غلام رسول صاحب میانی جھنڈا۔
نائب امیر: مولانا غلام فرید چاہ نوروالا
ناظم عمومی: جام ابنواز نوراجہ بھٹہ
ناظم: حافظ مرید حسین
ناظم نشر و اشاعت: مولانا گل محمد
خازن: عبدالحکیم صاحب

چک ۱۲۱ تحصیل خانیوال

امیر: مولانا غلام فرید صاحب

ناظم : حکیم اللہ دتہ
خازن : چوہدری غلام رسول صاحب

## میانی میں دفتر جمعیتہ کا افتتاح

جمعیتہ علماء اسلام میانی ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام ۵ دسمبر ۷۵ء کو جامع مسجد میں نماز جمعہ سے قبل اور بعد مولانا جلال الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع سرگودھا اور محمد سعید الرحمٰن علوی مدیر خدام الدین لاہور نے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔

ہر دو حضرات نے ملکی حالات پر تفصیلی روشنی ڈالی حکومت کے مظالم اور جرائم سے عوام کو آگاہ کیا اور لوگوں کو جمعیتہ علماء اسلام کا پروگرام سمجھایا۔ عوام نے جماعتی پروگرام کو بڑے سکون سے سنا اور ہر طرح تعاون کا وعدہ کیا ۳ بجے شام مین بازار میانی میں جماعت کے دفتر دار المطالعہ کا افتتاح ہوا اور رسم پرچم کشائی ادا کی گئی اس موقعہ پر مدیر خدام الدین نے مختصر خطاب کیا اور مولانا جلال الدین نے دعا کی۔

جمعیتہ میانی کے امیر و ناظم قاضی ضیا اور قاری محمد حسین نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ جماعت سے زیادہ سے زیادہ تعاون کریں۔

## اجلاس۔ عارف والا

مورخہ ۲۶ نومبر بعد از نماز مغرب دفتر جمعیتہ علماء اسلام عارف والا میں کارکنان کا اجتماع ہوا اجلاس سے امیر ساہی وال حضرت مولانا منظور احسن صاحب محمودی نے جمعیت کی پالیسی اور موجودہ حالات پر مفصل خطاب کیا اور جمعیت کی تنظیم کو مضبوط بنانے پر زور دیا۔ مولانا نے کہا کہ جمعیتہ کی رکنیت سازی کا کام زیادہ سے زیادہ ہو اور لوگوں کو اس کی دعوت دی جائے۔ آخر میں قاضی خالد محمود ایڈووکیٹ نے آئین میں چوتھی ترمیم کے آئینی پہلو پر روشنی ڈالی اور ایک قرار داد کے ذریعے مذمت کی گئی۔

## جانباز مرزا کی پیشی

مرزا غلام نبی جانباز مدیر تبصرہ کو گذشتہ دنوں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے منڈی حاصل پور پیش ہونے کا حکم دیا۔ الزام یہ ہے کہ مرزا صاحب نے چند ماہ قبل منڈی حاصل پور میں حکومت کے خلاف تقریر کی تھی۔

## شکریہ

ہماری والدہ محترمہ کے انتقال پر جن بزرگوں اور دوستوں نے تعزیتی خطوط اور ٹیلیگرام ارسال کیے ہیں ان کا فرداً فرداً جواب دینے کی بجائے ہم بذریعہ ترجمان اسلام شکریہ ادا کرتے ہیں۔

## اطلاع

جناب الطاف حسین صاحب سرکولیشن مینجر ضلع ساہیوال کے دورہ پر ہیں۔ جماعتی احباب ان سے بھرپور تعاون فرمائیں۔ (ادارہ)

کھروڑ پکا کے
کاشتکاروں کیلئے خوشخبری!
ہمارے ہاں لائٹ ڈیزل، ہائی سپیڈ، کیروسین اور ہر قسم کا موبل آئل دستیاب ہے۔
علاوہ ازیں زمینداروں کیلئے ہم نے ہر فصل کے مطابق ہر قسم کی کھاد مہیا کرنے کا انتظام کیا ہے۔
کاشتکار اپنی ضرورت کے مطابق ہمیں خدمت کا موقع دیں
آفتاب ٹریڈنگ کمپنی آئل ڈیلرز لودھراں روڈ کھروڑ پکا فون ۱۱۶

اہم اعلان
ہماری مقبول عام کتاب ہدایہ اولین عکسی گلیز کاغذ، نیا ایڈیشن دوبارہ تصحیح کے ساتھ چھپ کر تیار ہو گیا ہے، آج ہی طلب فرمائیں
عام ہدیہ ۴۸/ روپے
اسکے علاوہ دینی، اصلاحی اور درس نظامی کی جملہ کتب طلب کیجیے۔ تاجروں کے لیے خصوصی رعایت - فہرست کتب مفت طلب کریں۔
ناشر مکتبہ شرکت علمیہ ملتان، علیق اکیڈمی ۴۸ شاہ عالمی لاہور

ہمارے ہاں سائیکلوں کے
نئے و پرانے معیاری
پرزہ جات
صحیح قیمت [illegible] اور سہراب و پیکو سائیکل
[illegible] کیلئے تشریف لائیں
میاں عبدالحفیظ عبدالستار ڈیلرز دیکھو!
چوک بخاری [illegible]

اعلانِ مسرت
ہم نے زمینداروں کی سہولت کے لیے مناسب انتظامات کیے ہیں تاکہ انکو پریشانی سے بچایا جاسکے۔ زرعی اجناس کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں ضرور آزمائیں
حاجی غلام قادر اینڈ کمپنی کمیشن ایجنٹس فون ۳۰ لودھراں ضلع ملتان